SAT.5.Sep.2026
VOLUME:22 NO:208
PRICE: 3=00
Mob:8055362952
Pages:4

waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper

روزنامہ
ناندیڑ
Established: May 1994 قائم شدہ: مئی

بروز ہفتہ 5/ستمبر 2026
جلد: 21 شمارہ نمبر 208
21/ربیع الاول 1449ھ
قیمت 00=3 روپے
صفحات :4

RNI No. MAHURD/2006/16935
پربھنی اور ناندیڑ سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت

ورقِ تازہ

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED

Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in- waraquetazadaily@rediffmail.com
HON'RY EDITOR :Mohd.Taqui (M.A,B.Ed) اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے بی۔ایڈ)

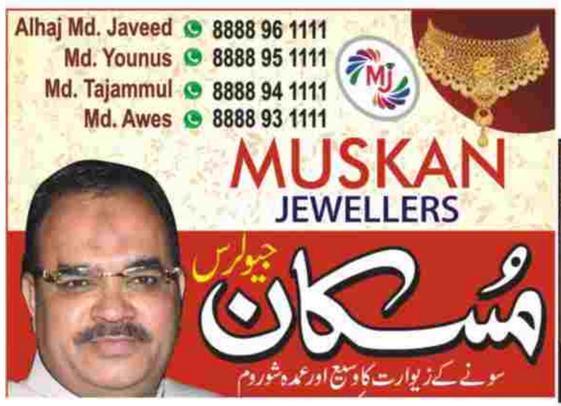

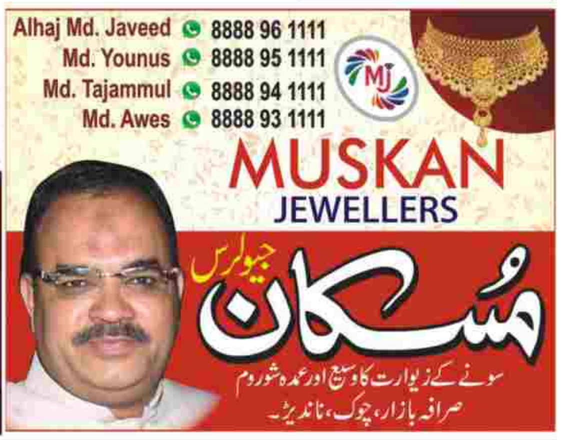

سیاسی فائدے کے لیے ایس آئی آر کا استعمال کر رہی بی جے پی، اپوزیشن کا الزام

ممبئی: (ایجنسیز) کانگریس کے رکن پارلیمنٹ راہل گاندھی کی جانب سے مہاراشٹر اور مغربی بنگال کا حوالہ دیتے ہوئے خصوصی نظرثانی (ایس آئی آر) اور 'ووٹ چوری' کا معاملہ اٹھائے جانے کے بعد اپوزیشن جماعتوں نے بی جے پی اور الیکشن کمیشن کو نشانہ بنایا ہے۔ مہاراشٹر میں شیوسینا (یو بی ٹی)، کانگریس اور این سی پی (ایس پی) کے رہنماؤں نے الزام عائد کیا کہ ایس آئی آر کے عمل کو بی جے پی اپنے سیاسی مفاد اور انتخابی حکمت عملی کے لیے استعمال کر رہی ہے۔ این سی پی (ایس پی) کے رہنما کلائڈ کرسٹو نے دعویٰ کیا کہ مہاراشٹر میں ایس آئی آر کے دوران دو کروڑ سے زیادہ ووٹروں کے نام حذف کیے گئے ہیں۔ انہوں نے سوال اٹھایا کہ 2024 کے لوک سبھا انتخابات سے قبل ووٹر فہرست میں بڑی تعداد میں نام شامل کیے گئے تھے تو اب اتنی بڑی تعداد میں نام کیسے حذف کر دیے گئے۔ کرسٹو کے مطابق مہاراشٹر کی ووٹر فہرست میں پہلے تقریباً نو کروڑ نام تھے، جو اب گھٹ کر تقریباً سات سے ساڑھے سات کروڑ رہ گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ تقریباً 21 فیصد ناموں کا حذف ہونا انتہائی سنگین معاملہ ہے۔ ممبئی کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے دعویٰ کیا کہ شہر میں بھی تقریباً 36 لاکھ افراد کے نام فہرست سے ہٹائے گئے ہیں۔ انہوں نے سوال کیا کہ کیا کسی مخصوص طبقے سے تعلق رکھنے والے لوگوں کے نام ووٹر فہرست سے حذف کیے جا رہے ہیں۔ کرسٹو نے الیکشن کمیشن اور بی جے پی سے اس معاملے پر مہاراشٹر کے عوام کے سامنے وضاحت پیش کرنے کا مطالبہ کیا۔ شیوسینا (یو بی ٹی) کے رہنما امباداس داناوے نے دعویٰ کیا کہ مہاراشٹر میں ایس آئی آر کے تحت دو کروڑ 38 لاکھ سے زیادہ نام حذف کیے گئے ہیں۔ مغربی بنگال کا حوالہ دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ وہاں بھی تقریباً 98 لاکھ افراد کے لیے اسی طرح کی کارروائی کی گئی تھی۔ مغربی بنگال سے متعلق معاملہ فی الحال عدالت میں زیر سماعت ہے۔ داناوے نے دعویٰ کیا کہ اگر مغربی بنگال میں ان 98 لاکھ افراد کے نام ووٹر فہرست سے حذف نہ کیے گئے ہوتے تو ریاست کے انتخابی نتائج مختلف ہو سکتے تھے۔ ان کے مطابق بی جے پی مختلف ریاستوں میں ایس آئی آر کے عمل کو اپنے سیاسی فائدے اور انتخابی حکمت عملی کے تحت استعمال کر رہی ہے۔ کانگریس کی رہنما ورشا گائیکواڑ نے کہا کہ اگر ووٹر فہرست سے تقریباً دو کروڑ نام حذف کیے جانے کا دعویٰ درست ہے تو اس سے پہلے ہونے والے اسمبلی انتخابات اور بی ایم سی انتخابات کے عمل پر بھی سوال اٹھتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ آئین کے تحت الیکشن کمیشن کی بنیادی ذمہ داری آزاد اور منصفانہ انتخابات کرانا اور ہر اہل شہری کے حقِ رائے دہی کا تحفظ کرنا ہے۔ شیوسینا (یو بی ٹی) کے رہنما اروند ساونت نے کہا کہ اسمبلی انتخابات کے دوران ان کی پارٹی نے مبینہ ووٹوں کی دھاندلی کے حوالے سے سوال اٹھائے تھے، لیکن الیکشن کمیشن کی جانب سے تسلی بخش جواب نہیں دیا گیا۔ انہوں نے سوال کیا کہ اگر ووٹر فہرست سے نام حذف کرنے کے بعد انہیں دوبارہ کسی سیاسی فائدے کے لیے شامل کیا جاتا ہے تو اس سے انتخابی عمل کی غیر جانب داری اور شفافیت پر سنگین سوالات پیدا ہوں گے۔

نیپال سیلاب: ہلاکتیں 1295 تک پہنچیں، 169 ہندوستانی شہریوں کو بچایا گیا، 275 اب بھی لاپتہ

کھٹمنڈو: نیپال میں تباہ کن سیلاب اور شدید بارشوں کے بعد ہلاکتوں کی تعداد بڑھ کر 1295 ہو گئی ہے، جبکہ پانچ ہزار سے زائد افراد اب بھی لاپتہ بتائے جا رہے ہیں۔ اس دوران ہندوستانی وزارت خارجہ نے بتایا ہے کہ نیپال میں پھنسے 169 ہندوستانی شہریوں کو اب تک محفوظ نکالا جا چکا ہے، جبکہ 275 ہندوستانی شہریوں کے لاپتہ ہونے کی اطلاع ہے۔ وزارت خارجہ کے ترجمان رندھیر جیسوال نے جمعہ کو ہفتہ وار پریس بریفنگ کے دوران نیپال میں جاری امدادی اور بچاؤ کارروائیوں کے بارے میں تفصیلات فراہم کیں۔ انہوں نے بتایا کہ گزشتہ روز سے ترشولی بازار سے مزید تین ہندوستانی شہریوں کو بحفاظت نکالا گیا ہے۔ ان میں ابھیجیت سریش پوار، دیپیکا ابھیجیت پوار اور ان کا پانچ سالہ بیٹا سمرتھ ابھیجیت پوار شامل ہیں۔ جیسوال نے کہا کہ وزارت خارجہ ہندوستان میں متعلقہ ریاستی حکومتوں کے ساتھ مسلسل رابطے میں ہے اور جن ہندوستانی شہریوں کو بچایا جا رہا ہے، ان کے نام باقاعدگی سے جاری کیے جا رہے ہیں۔ انہوں نے نیپالی حکام کی جانب سے جاری بچاؤ کی کوششوں کی بھی ستائش کی۔ انہوں نے بتایا کہ ہندوستان نے نیپال کی ضرورت کے مطابق امداد پہنچانے کا سلسلہ جاری رکھا ہوا ہے۔ آنے والے دنوں میں مزید فارنسک کٹس، بیلی برج اور دیگر ضروری سامان نیپال بھیجنے کا منصوبہ ہے، جن کی درخواست نیپالی حکومت نے کی ہے۔ ہندوستانی وزارت خارجہ کے مطابق جمعرات کو دو ہندوستانی طیارے 21 ٹن امدادی سامان لے کر کھٹمنڈو پہنچے تھے۔ اب تک سات طیاروں کے ذریعے تقریباً 95 ٹن امدادی سامان نیپال پہنچایا جا چکا ہے۔ اس کے علاوہ ہندوستان نے امدادی اور بچاؤ کارروائیوں میں نیپالی حکام کی مدد کے لیے 54 ماہرین بھی بھیجے ہیں۔ ان میں 30 سرنگوں میں بچاؤ کے ماہرین، 19 فارنسک ماہرین اور پانچ ارکان پر مشتمل ایک طبی ٹیم شامل ہے۔ یہ ٹیمیں نیپال میں موقع پر تعینات ہیں اور مقامی حکام کے ساتھ مل کر کام کر رہی ہیں۔ جیسوال نے مزید بتایا کہ اب تک 1907 ہندوستانی شہری چین سے بحفاظت نیپال پہنچ چکے ہیں۔ ادھر چینی حکام کے مطابق جمعہ کو تبت سے 155 نیپالی شہریوں کو بھی بچایا گیا، جن میں 145 کا تعلق رسوا ضلع سے ہے۔ نیپال میں سیلاب اور اچانک آنے والے سیلابی ریلوں نے بڑے پیمانے پر تباہی مچائی ہے اور متعدد علاقوں میں امدادی سرگرمیاں مسلسل جاری ہیں۔ حکام لاپتہ افراد کی تلاش اور متاثرین کو محفوظ مقامات تک پہنچانے کے لیے کارروائیاں تیز کر رہے ہیں۔

جنتر منتر طلبہ تحریک: دہلی پولیس کے 'ایف آر ایس' نے جیل میں بند 25 ملزمان کو بھی 'موجود' دکھایا

نئی دہلی: دہلی کے جنتر منتر پر چلائی گئی طلبہ تحریک کے دوران استعمال کیے گئے دہلی پولیس کے چہرہ شناختی نظام (ایف آر ایس) کی کارکردگی پر سنگین سوالات اٹھ گئے ہیں۔ پولیس نے سپریم کورٹ کو بتایا تھا کہ احتجاج کے دوران اس نظام نے 2873 ایسے افراد کی شناخت کی، جن کا چہرہ پولیس کے مجرمانہ ریکارڈ سے ملتا تھا۔ تاہم، 'دی انڈین ایکسپریس' کی ایک رپورٹ کے مطابق، ان میں کم از کم 25 ایسے ملزمان بھی شامل تھے جو احتجاج کے دوران جیل میں بند تھے۔ رپورٹ کے مطابق، پولیس کے نظام نے ان افراد کو جنتر منتر کے مظاہرے میں موجود دکھایا، حالانکہ شناخت کیے جانے کے وقت وہ جیل میں تھے۔ اس تضاد نے نہ صرف ایف آر ایس کی درستگی بلکہ اس کے ذریعے حاصل ہونے والے نتائج کی قابل اعتماد حیثیت پر بھی سوال کھڑے کر دیے ہیں۔ پولیس کے مطابق، 2873 افراد میں 205 ایسے تھے جن کے خلاف سنگین نوعیت کے مقدمات درج تھے۔ ان میں 101 افراد پر قتل، 61 پر عصمت دری، 6 پر بچوں کو جنسی جرائم سے تحفظ کے قانون (پوسکو) اور 37 پر اقدام قتل کے مقدمات درج ہونے کی بات کہی گئی ہے۔ دہلی پولیس نے سپریم کورٹ میں یہ بھی واضح کیا تھا کہ کسی شخص کے خلاف صرف چہرہ شناخت نظام کے نتیجے کی بنیاد پر کارروائی نہیں کی جاتی۔ تاہم، جیل میں موجود افراد کو احتجاجی مقام پر موجود دکھائے جانے کے معاملے نے اس ٹیکنالوجی کے استعمال کے طریقۂ کار اور اس سے حاصل ہونے والے نتائج کی جانچ کی ضرورت کو نمایاں کر دیا ہے۔

ایس آر سی کس طرح کام کرتا ہے؟

ایف آر ایس کیمرے کے ذریعے کسی شخص کے چہرے کی تصویر حاصل کر کے اسے پولیس کے پاس موجود پرانے ریکارڈ سے ملاتا ہے۔ 2022 میں آر ٹی آئی کے جواب میں دہلی پولیس نے بتایا تھا کہ نظام کسی چہرے کے ساتھ 80 فیصد تک مماثلت ظاہر کرے تو اسے 'مثبت شناخت' سمجھا جاتا ہے۔ تاہم، ایسی مماثلت حتمی شناخت یا کسی جرم میں ملوث ہونے کا ثبوت نہیں ہوتی۔ چہرے کی شناخت کے نتیجے پر کیمرے کا زاویہ، روشنی، تصویر کا معیار، چہرے پر ماسک کی موجودگی اور پولیس کے ریکارڈ میں محفوظ تصویر کا معیار سمیت کئی عوامل اثر انداز ہو سکتے ہیں۔ اس معاملے میں یہ سوال بھی اہم ہے کہ پولیس کے ذریعے شناخت کیے گئے 2,873 افراد میں کتنے لوگ زیر سماعت مقدمات کے ملزم تھے، کتنے کسی مقدمے میں نامزد تھے اور کتنے عدالت سے مجرم قرار دیے جا چکے تھے۔ پولیس کے ریکارڈ میں بنیادی طور پر سنگین جرائم کا سامنا کرنے والے ملزمان کی تصاویر اور دیگر معلومات شامل ہونے کی بات کہی گئی ہے۔ دریں اثنا، کانگریس نے بھی جیل میں بند ملزمان کو مظاہرے میں موجود دکھائے جانے پر سوال اٹھاتے ہوئے کہا ہے کہ اگر ایف آر ایس میں خرابی ہے تو اس کے استعمال کی ذمہ داری طے ہونی چاہیے، اور اگر نظام درست ہے تو جیل میں بند افراد جنتر منتر کیسے پہنچے، اس کی وضاحت ضروری ہے۔

کیرالہ میں وجین حکومت کے فیصلوں کی جانچ کا دائرہ وسیع، ستیسن حکومت کا مزید تحقیقات کا حکم

تروانت پورم: کیرالہ میں وی ڈی ستیسن کی قیادت والی موجودہ حکومت نے سابق وزیر اعلیٰ پنرائی وجین کے دس سالہ دورِ حکومت کے دوران کیے گئے فیصلوں اور انتظامی اقدامات کی جانچ کا دائرہ وسیع کر دیا ہے۔ میسی معاملے اور کیرالہ پبلک سروس کمیشن (پی ایس سی) کے امتحان میں بے ضابطگیوں سے شروع ہونے والی تحقیقات اب الاپوزھا میں پولیس کی زیادتی، بلیچنگ پاؤڈر کی خریداری اور ریاستی ملکیت والی آیورویدک دوا ساز کمپنی 'اوشدھی' میں خریداری سے متعلق بے ضابطگیوں تک پہنچ گئی ہیں۔ کیرالہ میڈیکل سروسز کارپوریشن کے ذریعے بلیچنگ پاؤڈر کی خریداری میں 32.7 کروڑ روپے کی بے ضابطگی کی تحقیقات محکمۂ وجیلنس کے سپرد کی گئی ہیں۔ اس کے علاوہ ریاستی ملکیت والی آیورویدک دوا ساز کمپنی 'اوشدھی' میں 4.2 کروڑ روپے کی خریداری سے متعلق بے ضابطگیوں کی بھی تحقیقات کی جائیں گی۔ ان دونوں تحقیقات کا اعلان ایک روز قبل کیا گیا تھا۔ تاہم، ان کی اہمیت صرف الگ الگ معاملات تک محدود نہیں ہے۔ مسلسل نئی تحقیقات شروع کیے جانے سے یہ اشارہ مل رہا ہے کہ موجودہ حکومت سابق حکومت کے دور میں کیے گئے مالی اور انتظامی فیصلوں کی وسیع پیمانے پر جانچ کر رہی ہے۔

'نریندر مودی کا فنڈا صاف ہے نہ پڑھے گا انڈیا، نہ سوال پوچھے گا انڈیا'، روزانہ 13 اسکول بند ہونے پر کانگریس کا حملہ

نئی دہلی: اپوزیشن پارٹی کانگریس نے ملک میں بڑی تعداد میں اسکولوں کے بند ہونے کے اعداد و شمار سامنے رکھ کر مرکز کی مودی حکومت کو سخت تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ کانگریس نے اپنے آفیشیل 'ایکس' ہینڈل پر ایک پوسٹ شیئر کرتے ہوئے طنزیہ انداز میں کہا ہے کہ 'اسکول بند کریں ہم' مودی حکومت کا مثالی جملہ (موٹو) بن گیا ہے۔ کانگریس نے اپنی پوسٹ میں دعویٰ کیا ہے کہ صرف ایک سال کے دوران ملک بھر میں 4,791 اسکول بند ہو گئے ہیں۔ پارٹی کے مطابق اس کا مطلب ہے کہ ملک میں روزانہ اوسطاً تقریباً 13 اسکول بند ہوئے ہیں۔ کانگریس نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ ان بند ہونے والے اسکولوں میں تقریباً نصف صرف مدھیہ پردیش سے تعلق رکھتے ہیں۔ یعنی بی جے پی حکمراں مدھیہ پردیش میں اسکول بند ہونے کی تعداد فکر انگیز سطح پر پہنچ چکی ہے۔ کانگریس نے کہا کہ معاملہ صرف ایک سال تک محدود نہیں ہے، بلکہ گزشتہ 10 برس کے دوران ملک میں 94,000 سے زیادہ اسکولوں پر تالا لگ چکا ہے۔ پارٹی نے ان اعداد و شمار کو مودی حکومت کی تعلیمی پالیسی پر سوال اٹھانے کے لیے استعمال کیا اور الزام لگایا کہ حکومت کا 'ایجوکیشن ماڈل' ملک کے تعلیمی نظام کو مضبوط بنانے کے بجائے اسے کمزور کر رہا ہے۔ کانگریس نے اپنی پوسٹ میں مودی حکومت پر طنز کرتے ہوئے کہا کہ حکومت ملک کو 'اندھ بھکت' بنانے پر آمادہ ہے۔ پارٹی نے وزیر اعظم نریندر مودی پر براہ راست حملہ کرتے ہوئے کہا کہ ''کیونکہ نریندر مودی کا فنڈا صاف ہے ※ نہ پڑھے گا انڈیا، نہ سوال پوچھے گا انڈیا۔'' کانگریس کی جانب سے شیئر کردہ اس پوسٹ میں اسکولوں کے بند ہونے سے متعلق اعداد و شمار کو بنیاد بنا کر حکومت کی تعلیمی ترجیحات پر سخت سوالات اٹھائے گئے ہیں۔ پارٹی کا کہنا ہے کہ اتنی بڑی تعداد میں اسکولوں کا بند ہونا ملک کے تعلیمی مستقبل کے لیے تشویش کا باعث ہے۔

برکس سربراہی اجلاس کے لیے نئی دہلی تیاریاں عروج پر

نئی دہلی، 4 ستمبر ایم این این۔ نئی دہلی میونسپل کونسل (این ڈی ایم سی) نے 11 سے 13 ستمبر تک بھارت منڈپم میں منعقد ہونے والی برکس سمٹ-2026 کے لیے تیاریاں تیز کر دی ہیں۔ سمٹ کے پیش نظر وی آئی پی روٹس، بڑی سڑکوں، بازاروں اور ہوٹلوں کے علاقوں میں جہاں مندوبین ٹھہرے ہوئے ہیں، وہاں صفائی-ستھرائی، خوبصورتی، ہریالی، دیکھ بھال اور آرائشی روشنی کے انتظامات کیے جا رہے ہیں۔ این ڈی ایم سی کے وائس چیئرمین کلجیت سنگھ چہل نے جمعہ کو کہا کہ سربراہی اجلاس کے دوران وزیر اعظم نریندر مودی کے وکست بھارت کے وژن کے مطابق دارالحکومت میں وکست بھارت کی وکست نئی دہلی کی ایک جھلک نظر آئے گی۔ کلجیت سنگھ چہل نے کہا کہ بین الاقوامی سطح کی اس تقریب کے لیے نئی دہلی کو صاف ستھرا، سرسبز، خوبصورت اور عالمی معیار کا روپ دیا جا رہا ہے۔

نیپال میں تباہ کن سیلاب کے بعد بحالی اور تعمیرِ نو پر توجہ

کھٹمنڈو: نیپال میں تباہ کن سیلاب کے ایک ہفتے سے زیادہ عرصہ گزرنے کے بعد حکومت اور مقامی انتظامیہ نے معمولاتِ زندگی بحال کرنے اور تباہ شدہ سرکاری و نجی املاک کی تعمیرِ نو پر توجہ مرکوز کر دی ہے۔ اس قدرتی آفت میں اب تک 1280 سے زائد افراد ہلاک ہو چکے ہیں، جبکہ ہزاروں افراد اب بھی لاپتہ ہیں۔ بیدور میونسپلٹی کے میئر راجن شریشٹھ نے آئی اے این ایس سے گفتگو میں کہا کہ نیپال کے لوگوں نے اپنی زندگی میں کسی قدرتی آفت سے ایسی وسیع پیمانے پر تباہی پہلے کبھی نہیں دیکھی۔ ان کے مطابق سیلاب سے املاک کو بڑے پیمانے پر نقصان پہنچا ہے اور بیدور میونسپلٹی بدترین متاثرہ علاقوں میں شامل ہے۔ انہوں نے بتایا کہ میونسپلٹی کے 13 وارڈوں میں سے 10 مکمل طور پر متاثر ہوئے ہیں۔ ان علاقوں میں امداد اور بچاؤ کا کام اب بھی جاری ہے، جبکہ متاثرین کو عارضی پناہ فراہم کرنے کے لیے 17 امدادی کیمپ قائم کیے گئے ہیں۔ ان کیمپوں میں اس وقت 3,000 سے زیادہ افراد پناہ لیے ہوئے ہیں۔ میئر شریشٹھ نے کہا کہ ابتدائی امدادی کارروائیوں کے بعد اب میونسپلٹی کی توجہ سیلاب سے تباہ ہونے والی املاک کی بحالی اور تعمیرِ نو کے منصوبے پر ہے۔ انہوں نے قدرتی آفت کے فوراً بعد مدد پہنچانے پر ہندوستان کا شکریہ بھی ادا کیا۔ راجن شریشٹھ نے کہا کہ ہندوستان ابتدا ہی سے نیپال کا ایک سچا دوست رہا ہے اور وزیر اعظم نریندر مودی ہمیشہ نیپالی عوام اور ان کے مفادات کے ساتھ کھڑے رہے ہیں۔ ان کے مطابق 2015 کے زلزلے کی طرح اس بار بھی ہندوستان حکومت نے امداد، بچاؤ اور بحالی کے کاموں کے لیے مالی مدد فراہم کی ہے۔ دریں اثنا، نیپال کی فوج دیوی گھاٹ کو گلچی کے راستے کھٹمنڈو سے دوبارہ جوڑنے کے لیے 5.57 میٹر طویل اور 70 ٹن وزن برداشت کرنے کی صلاحیت رکھنے والے لوہے کے پل کی تعمیر کر رہی ہے۔ اچانک آنے والے سیلاب میں سابقہ پل بہہ گیا تھا، جس کے نتیجے میں سڑک رابطہ منقطع ہو گیا اور دیوی گھاٹ سمیت آس پاس کے علاقوں کا بنیادی ڈھانچہ شدید متاثر ہوا۔ نیپال فوج کی پل سازی یونٹ کے پل کمانڈر میجر چرنجیوی چولا گائیں نے آئی اے این ایس کو بتایا کہ پل کی تنصیب کے لیے رولر لے آؤٹ سسٹم تیار کیا جا رہا ہے اور اگلی صبح سے پل نصب کرنے کا کام شروع کر دیا جائے گا۔ ان کے مطابق پل کی تعمیر تقریباً پانچ دن میں مکمل ہونے کی توقع ہے۔ دوسری جانب کھٹمنڈو میں واقع تریبھون یونیورسٹی ٹیچنگ اسپتال کی مردہ خانے کے باہر لاپتہ افراد کے اہل خانہ اپنے پیاروں کی تلاش میں اب بھی جمع ہیں۔ رسوا ضلع میں سامان پہنچانے گئے ایک لاپتہ شخص کے رشتہ دار نے بتایا کہ واپسی کے دوران گاڑی خراب ہو گئی تھی اور اسے ترشولی کے قریب ایک گیراج میں مرمت کے لیے کھڑا کیا گیا تھا۔ اسی دوران اچانک شدید سیلاب آ گیا اور اس شخص کا تب سے کوئی سراغ نہیں مل سکا۔

اتر پردیش کے 23 اضلاع میں سیلابی صورت حال

16 ہزار سے زائد افراد محفوظ مقامات پر منتقل، 8 ہلاکتیں

لکھنؤ: اتر پردیش میں مسلسل مانسون کی بارش اور ڈیموں سے پانی چھوڑے جانے کے باعث سیلابی صورت حال سنگین ہو گئی ہے۔ ریاست کے 23 اضلاع میں سیلاب جیسے حالات ہیں اور اب تک 16 ہزار سے زائد افراد کو متاثرہ علاقوں سے نکال کر محفوظ مقامات پر منتقل کیا جا چکا ہے۔ وارانسی اور چترکوٹ سب سے زیادہ متاثرہ اضلاع میں شامل ہیں۔ گنگا، جمنا سمیت 10 سے زائد ندیاں میں طغیانی ہے، جس کے باعث سیکڑوں دیہات کا رابطہ متاثر ہوا ہے اور کھڑی فصلیں پانی میں ڈوب گئی ہیں۔ محکمہ موسمیات نے جمعہ کو ریاست کے 65 اضلاع میں گرج چمک کے ساتھ بارش کا الرٹ جاری کیا ہے۔ متھرا، آگرہ اور قنوج سمیت 16 اضلاع میں شدید بارش کا امکان ظاہر کیا گیا ہے، جس سے سیلابی صورت حال مزید بگڑنے کا خدشہ ہے۔ وارانسی میں گنگا کے پانی کی آبی سطح کم ہو رہی ہے، تاہم ورونا ندی کے کنارے واقع نشیبی علاقوں میں سیلاب کا اثر برقرار ہے۔ کئی علاقوں میں پانی جمع ہونے سے لوگوں کو مشکلات کا سامنا ہے۔ بجنور میں گنگا کا پانی ہائی وے کے اوپر سے بہہ رہا ہے۔ یہاں بچوں کو بیل گاڑی کے ذریعے اسکول جاتے ہوئے بھی دیکھا گیا۔ گونڈا میں گھاگھرا ندی کی سطح خطرے کے نشان سے اوپر پہنچ گئی ہے، جس سے نشیبی علاقوں میں سیلاب کا خطرہ بڑھ گیا ہے۔ انتظامیہ نے نگرانی بڑھا دی ہے اور ڈرون کے ذریعے بھی حالات کا جائزہ لیا جا رہا ہے۔ کانپور کے مہربان سنگھ کا پوروا، گوپال پور اور مردن پور گاؤں میں پانڈو ندی کی سطح مسلسل بڑھ رہی ہے۔ درجنوں گھروں میں سیلاب کا پانی داخل ہو گیا ہے اور مقامی لوگ اپنا سامان محفوظ مقامات پر منتقل کر رہے ہیں۔ ریاست میں گنگا، جمنا، مندکنی، ٹونس، بیلن، سریو، گھاگھرا اور شاردا سمیت کئی ندیاں طغیانی پر ہیں۔ چترکوٹ میں بارش اور سیلاب نے شدید تباہی مچائی ہے۔ منداکنی ندی میں طغیانی کے باعث رام گھاٹ سمیت 16 گاؤں زیر آب ہیں۔ ضلع میں اب تک 565 مکانات منہدم ہو چکے ہیں۔ ایک المناک حادثے میں 32 سالہ کلو یادو، ان کے پانچ سالہ بیٹے انش اور ایک سالہ بیٹی گڑیا کی کچے مکان کے ملبے تلے دب کر موت ہو گئی۔ حادثے میں ان کی اہلیہ اور ایک بیٹی شدید زخمی ہو گئیں۔ 29 اگست کو منداکنی ندی کی سطح 135.200 میٹر کی ریکارڈ بلندی تک پہنچ گئی تھی۔ گزشتہ 48 گھنٹوں سے پانی کی سطح تقریباً 129 میٹر پر برقرار ہے، جبکہ خطرے کا نشان 126.500 میٹر ہے۔ رام گھاٹ علاقے میں سیلاب میں پھنسے متعدد افراد کو محفوظ نکالا جا چکا ہے۔

دلت طالبہ نشو کے والد پر حملہ: 'ہندوتوا انفلوئنسر' سوتنتر بھاردواج گرفتار، نیپال فرار ہونے کی کوشش ناکام

نئی دہلی: دلت طالبہ نشو آزاد کے والد سنجے کمار پر حملے کے الزام میں مطلوب 'ہندوتوا انفلوئنسر' سوتنتر بھاردواج کو دہلی پولیس نے جمعہ کو اتر پردیش کے بلند شہر سے گرفتار کر لیا۔ پولیس کی جانب سے یہ کارروائی اس وقت کی گئی جب چند گھنٹے قبل اپوزیشن جماعتوں کے رہنماؤں کو یقین دہانی کرائی گئی تھی کہ ملزم کو 72 گھنٹوں کے اندر گرفتار کر لیا جائے گا۔ سوتنتر بھاردواج، جو خود کو 'کٹر ہندو' قرار دیتا رہا ہے، کی گرفتاری کے لیے پولیس نے کئی ٹیمیں تشکیل دی تھیں۔ اس کی تلاش کے دوران سادہ لباس میں پولیس اہلکاروں کو مختلف مقامات پر تعینات کیا گیا تھا، جبکہ مقامی صحافیوں سے بھی پوچھ گچھ کی گئی۔ پولیس کے مطابق بھاردواج جمعہ کو عیتھلا گاؤں سے موٹر سائیکل پر خورجہ کی جانب نکلا تھا۔ اپنی شناخت چھپانے کے لیے اس نے ہیلمٹ پہن رکھا تھا۔ پولیس نے اس کا تعاقب کرتے ہوئے بلند شہر میں اسے گرفتار کر لیا۔ ابتدائی اطلاعات کے مطابق وہ نیپال فرار ہونے کی کوشش میں تھا، تاہم پولیس نے اس منصوبے کو ناکام بنا دیا۔ اس معاملے نے اس وقت خاصی توجہ حاصل کی جب بھاردواج کی ایک ویڈیو سوشل میڈیا پر وائرل ہوئی۔ ویڈیو میں اسے مبینہ طور پر یہ اعتراف کرتے ہوئے دیکھا گیا کہ احتجاج کے دوران اس نے نشو آزاد کے والد سنجے کمار کے سر پر حملہ کیا تھا اور 'کھوپڑی پھوڑ دی' تھی۔ ویڈیو میں وہ یہ بھی دعویٰ کرتا دکھائی دیا کہ اس سنگین الزام کے باوجود وہ جیل جانے سے بچ گیا۔ سنجے کمار پر حملے کا معاملہ دلت طالبہ نشو آزاد سے متعلق احتجاج کے دوران پیش آیا تھا۔ واقعے کے بعد ملزم کی گرفتاری کا مطالبہ تیز ہو گیا تھا اور سیاسی جماعتوں نے بھی پولیس کی کارروائی پر سوال اٹھائے تھے۔ قبل ازیں، طلبہ تحریک کے کارکنوں اور حامیوں نے بھاردواج کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کرتے ہوئے قومی راجدھانی میں پارلیمنٹ مارگ تھانے کے باہر احتجاج کیا تھا۔ مظاہرین نے ملزم کی فوری گرفتاری کا مطالبہ کیا، جس کے بعد پولیس نے انہیں یقین دہانی کرائی کہ بھاردواج کو 72 گھنٹوں کے اندر گرفتار کر لیا جائے گا۔ پولیس کی جانب سے مقررہ مدت کے اندر گرفتاری عمل میں آنے کے بعد اب معاملے میں مزید قانونی کارروائی کی تیاری کی جا رہی ہے۔ سوتنتر بھاردواج سے حملے اور اس کے بعد فرار ہونے کی کوشش کے حوالے سے پوچھ گچھ کی جائے گی۔

دہلی-این سی آر میں موسلا دھار بارش، ایئرپورٹ کے ٹرمینل-3 میں پانی بھرا، مسافر پریشان

دہلی: دہلی-این سی آر میں جمعہ کو ہوئی موسلا دھار بارش کے بعد کئی علاقوں میں پانی بھر گیا۔ اندرا گاندھی بین الاقوامی ہوائی اڈے کے ٹرمینل-3 کے باہر بھی شدید آبی جمع ہونے کی صورتحال پیدا ہو گئی، جس کے باعث مسافروں کو پانی کے درمیان سے گزرنا پڑا۔ خبر رساں ایجنسی اے این آئی اور این ڈی ٹی وی کی جانب سے جاری ویڈیوز میں ٹرمینل-3 کے اطراف بڑی مقدار میں پانی جمع دیکھا جا سکتا ہے۔ پانی مسافروں کے بیٹھنے کی جگہ تک پہنچ گیا۔ ایئرپورٹ کا عملہ وائپر اور دیگر ذرائع سے پانی نکالنے کی کوشش کرتا نظر آیا۔ ایک مسافر مانسی نے بتایا کہ انہوں نے ایئرپورٹ پر اس طرح کی صورتحال پہلے کبھی نہیں دیکھی۔ ان کے مطابق، ''یہاں بہت زیادہ پانی ہے اور میں تقریباً آدھے گھنٹے سے کھڑی ہوں۔'' انہوں نے کہا کہ وہ پانی کی سطح کم ہونے کا انتظار کر رہی ہیں تاکہ آمد والے دروازے کی جانب جا سکیں۔ ایئرپورٹ کے ایک ملازم نے بھی بتایا کہ انہوں نے اس سے پہلے بارش کے بعد ایسی صورتحال نہیں دیکھی تھی۔ ان کے مطابق، پہلے بارش ہونے کی صورت میں پانی نسبتاً جلد نکل جاتا تھا، لیکن اس بار تقریباً ایک گھنٹے کی بارش کے بعد ہی ٹرمینل-3 میں پانی بھر گیا۔ رپورٹ کے مطابق، جس مقام پر پانی جمع ہوا ہے، اس کے نیچے زیر زمین میٹرو بھی چلتی ہے۔ عملہ اس بات کی بھی کوشش کر رہا ہے کہ پانی نیچے نہ جائے۔ ایئرپورٹ کے علاوہ دہلی کے سبرتو پارک اور بسنت گاؤں سمیت کئی علاقوں میں بھی شدید آبی جمع ہونے کی اطلاعات ہیں۔ بارش کے بعد شہر کی متعدد سڑکوں پر پانی بھرنے سے آمد و رفت متاثر ہوئی ہے۔ محکمہ موسمیات نے دہلی میں جمعہ کے لیے بارش کا ریڈ الرٹ جاری کیا ہے، جبکہ گروگرام کے لیے اورنج الرٹ جاری کیا گیا ہے۔ دہلی-این سی آر کے کئی علاقوں میں مزید شدید بارش کا امکان ظاہر کیا گیا ہے۔

بھارت-نیوزی لینڈ ایف ٹی اے اکتوبر سے لاگو ہوگا

نئی دہلی۔ 4/ستمبر۔ ایم این این۔ سرکاری ذرائع کے مطابق بھارت۔ نیوزی لینڈ آزاد تجارتی معاہدہ اکتوبر 2026 میں نافذ ہونے کا امکان ہے۔ معاہدہ، جس پر اپریل 2026 میں دستخط ہوئے تھے، نیوزی لینڈ کو 100 فیصد ڈیوٹی فری ایکسپورٹ فراہم کرے گا۔ اس معاہدے میں نیوزی لینڈ کی جانب سے 15 سالوں میں 20 بلین امریکی ڈالر کی سرمایہ کاری کا وعدہ بھی شامل ہے۔ ہندوستان-نیوزی لینڈ کے مشترکہ بیان میں کہا گیا ہے کہ دونوں فریقوں نے معاہدے کے اختتام اور اس پر دستخط کا خیر مقدم کیا ہے اور اس کے جلد از جلد نفاذ اور موثر نفاذ کو یقینی بنانے کے لیے مل کر کام کرنے پر اتفاق کیا ہے۔ تجارت اور صنعت کے وزیر پیوش گوئل نے جمعرات کو کہا کہ آئندہ آزاد تجارتی معاہدوں (FTAs) اور مارکیٹ تک رسائی کو گہرا کرنے کی کوششوں کے ساتھ، ہندوستان حریفوں سے کم شرحوں پر عالمی تجارت کے 75 فیصد تک رسائی حاصل کر سکتا ہے۔

روزنامہ ورق تازہ
2
حالاتِ حاضرہ
दैनिक वरक-ए-ताजा
05 Sept. 2026

ورقِ تازہ
05 Sept. 2026
اداریہ

فائلوں میں دبا معمارِ قوم

پانچ ستمبر کا دن تاریخ کے اوراق میں ڈاکٹر سروپلی رادھا کرشنن کی یومِ پیدائش کے طور پر درج ہے، جسے ملک بھر میں یومِ اساتذہ کے نام سے منایا جاتا ہے۔ یہ دن رسمی تقریبات، پھولوں کے گلدستوں اور مبارکبادی کے پیغامات تک محدود رہنے کا متقاضی ہرگز نہیں۔ یہ ایک کڑے احتساب کا موقع ہے جب قوموں کی تعمیر اور نسلوں کی آبیاری کرنے والے اس مقدس پیشے کے حقیقی مسائل اور اس کی گرتی ہوئی توقیر کا انتہائی باریک بینی سے جائزہ لیا جائے۔ تاریخ شاہد ہے کہ کسی بھی قوم کے عروج و زوال کی بنیاد اسی کمرۂ جماعت میں رکھی جاتی ہے جہاں ایک استاد کھڑا ہوتا ہے۔ استاد کا کام صرف نصابی کتابوں کے اسباق طوطے کی طرح رٹانا نہیں۔ وہ کچی ذہنیتوں کو ایک باشعور، اخلاقی اور ذمہ دار شہری کے سانچے میں ڈھالنے کا انتہائی کٹھن فریضہ انجام دیتا ہے۔ وہ ایک ایسا معمار ہے جو اینٹ اور گارے کے بجائے انسانی شعور اور بلند اخلاقیات کی پائیدار عمارت کھڑی کرتا ہے۔ عصرِ حاضر کی تیز رفتار مادی دوڑ نے اس مقدس پیشے کو ایک منافع بخش صنعت میں تبدیل کر دیا ہے۔ تعلیم جو کبھی ایک فریضہ اور عبادت سمجھی جاتی تھی، آج کے دور میں ایک بہت بڑا اور بے رحم تجارتی بازار بن چکی ہے۔ اس مادی منڈی میں تعلیمی اداروں کا مقصد علم کی ترویج کے بجائے زیادہ سے زیادہ مالی منفعت کا حصول رہ گیا ہے، جس نے پورے نظامِ تعلیم کی روح کو چھلنی کر دیا ہے۔ تعلیم کی اس کمرشلائزیشن کا سب سے پہلا اور براہ راست نشانہ استاد کا وقار اور اس کی سماجی حیثیت بنی ہے۔ آج کے جدید نجی تعلیمی اداروں میں استاد ایک روحانی اور اخلاقی رہنما کے مقام سے گر کر ایک عام 'سروس پرووائیڈر' کی حیثیت اختیار کر چکا ہے۔ اسی طرح طالب علم اور اس کے والدین کو ایک 'گاہک' کا درجہ دے دیا گیا ہے، جس کے باعث تعلیم کا وہ روایتی اور پُر وقار رشتہ ایک خالص کاروباری لین دین میں سکڑ کر رہ گیا ہے۔ نجی شعبے میں کام کرنے والے اساتذہ کا معاشی استحصال موجودہ دور کا ایک سنگین المیہ ہے۔ بھاری بھرکم فیسیں وصول کرنے والے بیشتر تعلیمی ادارے اپنے اساتذہ کو قلیل تنخواہوں پر دن رات مشقت کرنے پر مجبور کرتے ہیں۔ غیر یقینی ملازمت اور معاشی عدم استحکام کے سائے میں پڑھانے والا استاد کبھی بھی مکمل یکسوئی اور ذہنی سکون کے ساتھ نئی نسل کی وہ تربیت نہیں کرسکتا جو اس عظیم پیشے کا اصل تقاضا ہے۔ سرکاری اسکولوں کا منظرنامہ پرائیویٹ اداروں سے بھی زیادہ تشویشناک اور دردناک صورتحال پیش کر رہا ہے۔ وہاں اساتذہ کو تعلیم دینے کے بجائے انتظامی اور دفتری کاموں کے بوجھ تلے دبا دیا گیا ہے۔ الیکشن کی ڈیوٹی، مردم شماری، پولیو مہم اور آئے دن کے درجنوں غیر ضروری سرکاری سروے وہ غیر تدریسی فرائض ہیں جنہوں نے استاد کو کلاس روم سے نکال کر سڑکوں اور دفتروں میں خوار ہونے پر مجبور کر دیا ہے۔ ان بے جا سرکاری ڈیوٹیوں نے ایک معمارِ قوم کو ایک عام سرکاری کلرک کے درجے پر لا کھڑا کیا ہے۔ جب ایک استاد کا زیادہ تر وقت فائلوں کی تیاری، اعداد و شمار جمع کرنے اور سرکاری افسران کی خوشنودی میں گزرے گا، تو وہ کلاس میں بیٹھے ان غریب بچوں کو کبھی معیاری وقت نہیں دے سکے گا جن کی واحد امید وہ سرکاری اسکول ہے۔ یہ لاپرواہ رویہ غریب اور پسماندہ طبقے کے بچوں کو دانستہ طور پر تعلیم سے دور رکھنے کے مترادف ہے۔

سرکاری اور نیم سرکاری سطح پر اساتذہ کی بھرتیوں میں عارضی اور معاہداتی (Contractual) نظام نے نظامِ تعلیم میں رہی سہی کسر بھی پوری کر دی ہے۔ برسوں تک قلیل مشاہرے پر کام کرنے والے یہ اساتذہ ہر وقت نوکری سے نکالے جانے کے شدید خوف میں مبتلا رہتے ہیں۔ روزگار کے مستقل تحفظ کے بغیر کسی بھی انسان سے سو فیصد تعلیمی کارکردگی کی توقع رکھنا نظام کی بڑی خامی اور سراسر ناانصافی ہے۔ جدید ٹیکنالوجی، اسمارٹ کلاسز اور مصنوعی ذہانت (AI) کے بڑھتے ہوئے طوفان نے تعلیمی میدان میں ایک نئی اور پیچیدہ بحث چھیڑ دی ہے۔ ڈیجیٹل اسکرینز، آن لائن لیکچرز اور الگورتھم پر مبنی تدریسی ماڈلز کو دیکھ کر یہ گمان پیدا کیا جا رہا ہے کہ اب شاید روایتی استاد کی ضرورت ختم ہوتی جا رہی ہے۔ ٹیکنالوجی کے اس سیلاب نے تعلیم کے عمل کو تیز اور معلوماتی ضرور بنایا ہے، مگر اس نے نظام سے انسانی لمس کو چھین لیا ہے۔ دنیا کا کوئی بھی جدید ترین روبوٹ، سپر کمپیوٹر یا مصنوعی ذہانت کا ماڈل ایک استاد کی شفقت، ہمدردی اور آنکھوں سے ہونے والی اس خاموش گفتگو کا متبادل نہیں ہوسکتا جو ایک طالب علم کی پوری زندگی بدل دیتی ہے۔ مشین معلومات کا انبار تو دے سکتی ہے، مگر اخلاقیات، تمیز، قوتِ برداشت اور کردار سازی صرف ایک انسان کے ذریعے ہی دوسرے انسان کے اندر منتقل ہوسکتی ہے۔ اس ڈیجیٹل یلغار کے دور میں اساتذہ کے لیے بھی یہ ناگزیر ہو چکا ہے کہ وہ روایتی چاک اور ڈسٹر کے خول سے باہر نکل کر خود کو نئے دور کے تقاضوں سے ہم آہنگ کریں۔ ٹیکنالوجی کو اپنا حریف سمجھنے کے بجائے اسے تدریس کے ایک موثر ہتھیار کے طور پر استعمال کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ جو استاد اپنے علم اور طریقۂ تدریس کو اپ ڈیٹ نہیں کرے گا، وہ وقت کے تیز رفتار پہیے تلے دب کر خود بخود نظام سے باہر ہو جائے گا۔ ایک اور انتہائی حساس مسئلہ معاشرے اور والدین کے رویوں میں آنے والی زبردست گراوٹ ہے۔ وہ دور تاریخ کا حصہ بن چکا جب استاد کے سامنے اونچی آواز میں بولنا بھی بے ادبی تصور کیا جاتا تھا۔ آج احتساب اور حقوق کے نام پر والدین ذرا ذرا سی بات پر اسکولوں میں ہنگامہ آرائی کرتے ہیں اور اساتذہ کی سرِعام تضحیک کی جاتی ہے۔ اس جارحانہ رویے نے اسکولوں کے نظم و ضبط کو تباہ کر کے رکھ دیا ہے۔ ریاست، پالیسی ساز اداروں اور حکومتی مشینری کو یہ اصول سختی سے طے کرنا ہوگا کہ استاد کا بنیادی فریضہ صرف اور صرف پڑھانا ہے۔ اسے تمام غیر تدریسی اور کلرکوں والے کاموں سے فوری طور پر آزاد کر کے واپس اسی کلاس روم میں بھیجا جائے جہاں اس کی اصل ضرورت ہے۔ تعلیم پر ہونے والی اربوں روپے کی سرمایہ کاری اس وقت تک بے معنی ہے جب تک استاد کو اس کا جائز مقام، معاشی تحفظ اور ذہنی سکون فراہم نہ کیا جائے۔ یومِ اساتذہ پر جاری ہونے والے رسمی بیانات اور تعریفی کلمات اس وقت تک کھوکھلے اور بے اثر رہیں گے جب تک عملی سطح پر استاد کے کھوئے ہوئے وقار کو بحال نہیں کیا جاتا۔ زندہ اور باشعور قومیں اپنے اساتذہ کو سر آنکھوں پر بٹھاتی ہیں، کیونکہ وہ اس حقیقت سے بخوبی واقف ہوتی ہیں کہ ان کے مستقبل کی ڈور انہی کے ہاتھوں میں محفوظ ہے۔ استاد کی تکریم کی بحالی ہی ایک روشن، پرامن اور ترقی یافتہ مستقبل کی واحد اور حتمی ضمانت ہے۔

قومی سلامتی، قانون کی حکمرانی اور اسلامی اخلاقیات

انشاء وارثی، فرینکوفون اور جرنلزم اسٹڈیز، جامعہ ملیہ اسلامیہ

راجستھان میں ہند-پاک سرحد کے قریب بعض مذہبی مقامات کی مسماری سے متعلق حالیہ اطلاعات نے عوامی سطح پر بحث کو جنم دیا ہے۔ ایسے واقعات فطری طور پر شدید جذبات پیدا کرتے ہیں، کیونکہ عبادت گاہیں اہلِ ایمان کے لیے گہری روحانی اہمیت رکھتی ہیں۔ دوسری جانب حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ قومی سلامتی کا تحفظ کرے اور قانون کا نفاذ یقینی بنائے۔ جب یہ دونوں پہلو بظاہر ایک دوسرے سے متصادم نظر آئیں تو ضروری ہے کہ معاملے کو پرسکون، باوقار اور قانونی و اخلاقی اصولوں کے مطابق دیکھا جائے۔ ہر ملک کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی سرحدوں کی حفاظت کرے، شہریوں کو تحفظ فراہم کرے اور امنِ عامہ برقرار رکھے۔ قومی سلامتی کسی بھی حکومت کی بنیادی ذمہ داریوں میں شامل ہے۔ سلامتی کے بغیر لوگوں کے لیے تعلیم، صحت، معاشی مواقع اور مذہبی آزادی جیسے دیگر حقوق سے استفادہ کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ اسی لیے آئین اور قانونی نظام عوامی تحفظ، قومی سلامتی یا امن و امان کے لیے ضروری حالات میں بعض انفرادی حقوق پر معقول پابندیوں کی اجازت دیتے ہیں، بشرطیکہ یہ اقدامات قانون کے مطابق کیے جائیں۔ اسلام بھی نظم و ضبط، عدل اور قانونی اختیار کی اہمیت کو تسلیم کرتا ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے: "اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو، رسول کی اطاعت کرو اور اپنے میں سے صاحبانِ امر کی اطاعت کرو۔" (سورۃ النساء: 59) کلاسیکی اسلامی علماء نے وضاحت کی ہے کہ انتظامی اور اجتماعی معاملات میں جائز و قانونی اختیار کی اطاعت معاشرتی نظم و استحکام کے تحفظ میں معاون ہوتی ہے۔ اسلام عدل اور منصفانہ طریقۂ کار پر بھی زور دیتا ہے۔ قرآن کہتا ہے: "اے ایمان والو! انصاف پر مضبوطی سے قائم رہو اور اللہ کے لیے گواہی دو، خواہ وہ تمہارے اپنے خلاف ہو یا والدین اور رشتہ داروں کے خلاف۔" (سورۃ النساء: 135) یہ آیت مسلمانوں کو یاد دلاتی ہے کہ فیصلے جذبات یا ذاتی پسند و ناپسند کے بجائے ثبوت اور انصاف کی بنیاد پر ہونے چاہئیں۔ زمین کی ملکیت، سرکاری اراضی یا تعمیرات سے متعلق معاملات ایسے قانونی مسائل ہیں جن کا فیصلہ عدالتیں شواہد کی بنیاد پر کرتی ہیں۔ اسلامی قانون بھی تنازعات کے حل میں ثبوت کو بنیادی اہمیت دیتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "دعویٰ کرنے والے پر دلیل پیش کرنا لازم ہے۔" (حدیث 33، اربعین نووی) یہ اصول صدیوں سے اسلامی عدالتی نظام میں رہنمائی کا ذریعہ رہا ہے۔ جائیداد یا ملکیت سے متعلق دعووں کو قیاس، مفروضے یا جذبات کے بجائے معتبر شواہد سے ثابت کیا جانا چاہیے۔ اسلام یہ بھی تعلیم دیتا ہے کہ عبادت گاہیں قانونی اور اخلاقی طریقے سے قائم کی جائیں۔ قرآن مجید دوسروں کے مال کو ناحق ہڑپ کرنے سے منع کرتے ہوئے فرماتا ہے: "اور آپس میں ایک دوسرے کے مال ناحق نہ کھاؤ۔" (سورۃ البقرۃ: 188) اسی بنا پر فقہائے اسلام نے عمومی طور پر اس بات پر زور دیا ہے کہ مسجد ایسی زمین پر تعمیر کی جائے جو قانونی طور پر حاصل کی گئی ہو اور جس کی ملکیت متنازع نہ ہو۔ اللہ کی عبادت کے لیے مخصوص مقام کی بنیاد بھی عدل اور واضح قانونی حقوق پر ہونی چاہیے، نہ کہ متنازع دعوے یا غیر قانونی قبضے پر۔ اسلامی تاریخ میں علماء نے اس بات پر زور دیا ہے کہ مسجد کا تقدس اس طریقۂ کار سے بھی وابستہ ہے جس کے ذریعے اسے قائم کیا گیا ہو۔ کسی دوسرے شخص کی ملکیت والی زمین پر اس کی اجازت کے بغیر مسجد تعمیر کرنا یا متنازع اراضی پر تعمیر کرنا عمومی طور پر اسلام کے قائم کردہ اصولِ عدل کے خلاف سمجھا گیا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے دوسروں کے حقوق کے احترام کی بھی تعلیم دی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "جس شخص نے ظلم کے ساتھ کسی کی زمین کا ایک بالشت بھی لے لیا، قیامت کے دن اسے سات زمینوں تک دھنسایا جائے گا۔" (صحیح البخاری: 2454) یہ حدیث اس بات کی سنگینی کو واضح کرتی ہے کہ اسلام ملکیت کے حقوق کو کتنی اہمیت دیتا ہے۔ جب عدالتیں زمین کی ملکیت سے متعلق مقدمات کا فیصلہ کرتی ہیں تو وہ دستاویزات، سرکاری ریکارڈ، گواہوں کی شہادت اور متعلقہ قوانین کا جائزہ لیتی ہیں۔ جمہوری معاشرے میں قانون کی حکمرانی برقرار رکھنے کے لیے عدالتی اداروں کا احترام نہایت اہم ہے۔ اسلام بھی افراد کو قانونی طریقۂ کار سے گریز کرنے کی حوصلہ شکنی کرتا ہے۔ مسلم قیادت کو چاہیے کہ ملک بھر میں بیداری مہمات شروع کرے تاکہ مذہبی مقامات کے لیے زمین قانونی طور پر خریدی جائے اور انہیں سرکاری ریکارڈ میں باقاعدہ درج کرایا جائے۔ یہ طریقہ انفرادی حقوق کے ساتھ ساتھ معاشرے کے وسیع تر مفادات کا بھی تحفظ کرتا ہے۔ بالآخر قومی سلامتی، سرکاری اراضی اور مذہبی مقامات سے متعلق معاملات حساس اور پیچیدہ ہوتے ہیں۔ ان کا جائزہ حقائق، قانونی شواہد اور آئینی اصولوں کی روشنی میں احتیاط سے لیا جانا چاہیے۔ عوامی گفتگو میں احترام کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑنا چاہیے اور افواہوں یا غیر مصدقہ دعووں کو پھیلانے سے گریز کرنا چاہیے۔ سوشل میڈیا کے موجودہ دور میں یہ اصول اور بھی اہم ہو گیا ہے، جہاں نامکمل یا گمراہ کن معلومات بہت تیزی سے پھیل سکتی ہیں۔ خلاصہ یہ ہے کہ اسلام عدل، قانونی اختیار، شواہد کی بنیاد پر فیصلہ سازی، ملکیت کے حقوق کے احترام اور تنازعات کے پُرامن حل کی تعلیم دیتا ہے۔ اسلام یہ بھی سکھاتا ہے کہ مذہبی وابستگی کے ساتھ دیانت اور انصاف کا ہونا ضروری ہے۔ کسی بھی قانونی تنازع کے نتیجے سے قطع نظر، مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ قانونی طریقۂ کار کا احترام کریں، رائے قائم کرنے سے پہلے معلومات کی تصدیق کریں، اور عبادت گاہوں کے تقدس کے ساتھ ساتھ ان اصولِ عدل کی بھی پاسداری کریں جو اسلامی اخلاقیات کی بنیاد ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

رحمت للعالمینؐ کی سیرت طیبہ کامل اسوہ حسنہ ہے: مولانا محمد جمال الدین رشادی

بنگلور:4۔ستمبر 2026 نماز جمعہ سے قبل ممتاز عالم دین حضرت مولانا محمد جمال الدین صاحب صدیقی رشادی مہتمم مدرسہ عربیہ تعلیم الدین گنگانگر بنگلور32 نے خطبہ جمعہ میں سرکار دو عالمؐ کی سیرت طیبہ کے موضوع پر بصیرت افروز خطاب کرتے ہوئے فرمایا اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی فلاح وکامیابی کیلئے حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر سرکار دوعالم امام الانبیاء والمرسلین، حبیب خدا محبوب دو جہاں، رحمت للعالمین خاتم النبیینؐ تک مشہور اور متفق علیہ قول کے مطابق سوا لاکھ پیغمبروں کو مبعوث فرمایا ہے، ان سب میں نور مجسم فخر بنی آدم محسن انسانیت سرور کائنات فخر موجودات تاجدار مدینہ احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات عالی، آپؐ کی شان اور عظمت سب سے اعلیٰ وارفع ہے، آپؐ کی ذات بے مثال وبے نظیر ہے، آپؐ کی مرتبت کا نہ کوئی پیدا ہوا نہ ہوگا، آپؐ کی ذات والا صفات خدائے وحدہ لہ شریک لہ کی ذات کے بعد سب سے مقدم ہے، خالق کائنات رب العالمین نے آپؐ کی ذات اور آپؐ کے ذکر خیر کو بلند فرمایا ہے، قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے اللہ اور اس کے فرشتے نبیؐ پر درود وسلام بھیجتے ہیں اے ایمان والو تم بھی نبیؐ پر درود وسلام بھیجو، آپؐ اس کائنات میں انسانیت کے آخری نبی اور پیغمبر بنکر تشریف لائے، اب تاقیامت سب کو آپؐ ہی کی اتباع و پیروی کرنی ہے، سرکار دوعالمؐ کی سیرت طیبہ ہمارے لیے کامل ومکمل اسوہ حسنہ ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں جو دین اور شریعت دی ہے، اس کے کامل ومکمل ہونے کی سند اور سرٹیفکٹ خود اللہ رب العزت نے دیا ہے، مولانا نے دوران خطاب فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کی بعثت مبارک سے پہلے کا زمانہ دور جاہلیت کہلاتا ہے، سرکار دوعالمؐ کی آمد مبارک اس وقت ہوئی جب پوری انسانیت گمراہی کے اندھیروں میں غرق تھی، انسان ذلت ورسوائی کی آخری سطح پر چلا گیا تھا، روئے زمین پر انسان تو تھے انسانیت دم توڑ چکی تھی، چاروں طرف کفر وشرک، جبر وظلم، قتل وغارت گری، فتنہ وفساد، جارحیت وزیادتی کا دوردورہ تھا، جہالت عروج پر تھی، شرافت کا نام ونشان نہ تھا ایسے پر آشوب و پر فتن دور میں سرکار دو عالمؐ ہادی عالمؐ بنکر تشریف لائے، آپؐ کی آمد مبارک کا صدقہ، آپؐ کی بعثت کی برکت، کفر وشرک مٹا، جبر وظلم رکا، قتل وغارت گری ختم ہوئی، فتنہ وفساد بند ہوا، ایمان اور عمل، اخلاق و کردار، حق وصداقت کا نور ہر طرف پھیلا، عدل و انصاف کی فضا قائم ہوئی، امن و امان کا ماحول پیدا ہوا، مولانا نے دوران خطاب فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت اور عشق ہمارے ایمان کی بنیاد اور اساس ہے، اسی طرح ہمارے دین اور ایمان کی تکمیل سرکار دوعالمؐ کی سچی اطاعت و اتباع میں ہے، ہمارے لیے لمحہ فکریہ ہے، آپؐ کی ذات عالی، آپؐ کی سیرت طیبہ، آپؐ کی دی ہوئی تعلیمات، آپؐ کا اسوہ حسنہ، آپؐ کے ارشادات آج بھی زندہ روشن واضح اور قابل عمل دونوں جہاں میں ہمارے لیے کامیابی و کامرانی کا ذریعہ ہیں، ہم دیکھیں آج دنیا میں کہیں بھی امن وامان چین وسکون ہے؟ معلوم یہ ہوا آج بھی دنیا کے پریشان حال اہل ایمان مسلمانوں کیلئے خصوصا اور سارے ہی انسانوں کیلئے عموما دین اسلام اور سرکار دوعالمؐ کی ذات رحمت، آپؐ کی سیرت اور سنت اسوہ حسنہ پر عمل کی سخت ترین ضرورت ہے، جس میں ہمارے لیے دنیا اور آخرت کی کامیابی مضمر ہے، سیرت سرکار دوعالمؐ میں مسلمانوں کو ہر شعبہ، ہر منزل، ہر قدم پر مکمل رہنمائی ملتی ہے تاریخ عالم میں یہی وہ تنہا و یکتا سیرت ہے، جس کا ہر پہلو ہر گوشہ مشعل راہ اور روشنی کا بلند ترین مینار ہے، سیرت طیبہؐ میں ہمارے ہر ایک سوال کا جواب اور ہمارے ہر مسئلہ کا حل موجود ہے، سرکار دوعالمؐ کی کامل اطاعت واتباع دنیا میں آپؐ سے سچی محبت کا مظہر اور آخرت میں آپؐ کی شفاعت کا پرامید ذریعہ ہے۔

اے سی بی ٹریپ کے بعد پولیس محکمے پر سنگین سوالات، سینئر انسپکٹر پر رشوت کی رقم میں حصہ داری کا الزام

بھیونڈی: ۴ر ستمبر (نامہ نگار):- بھوئی واڑہ پولیس اسٹیشن میں مبینہ رشوت خوری کے خلاف اے سی بی کی کارروائی کے بعد اب پولیس محکمے کے اندرونی کردار پر بھی سنگین سوالات اٹھنے لگے ہیں۔ معاملے کے اصل شکایت کنندہ شفیق اسلم انصاری نے تھانے پولیس کمشنر اور اینٹی کرپشن بیورو (اے سی بی) کو شکایت دے کر سینئر پولیس انسپکٹر وکرم موہیتے اور پولیس ہیڈ کانسٹیبل انیل چھگن شرساٹھ کے کردار کی غیر جانب دارانہ تفتیش کا مطالبہ کیا ہے۔ شکایت کنندہ نے دونوں پولیس اہلکاروں کے خلاف محکمانہ کارروائی، معطلی اور فوجداری مقدمے میں شریک ملزم بنانے کا بھی مطالبہ کیا ہے۔ شکایت کے مطابق انصاری بھیونڈی کے نیو پرکاش نگر علاقے میں بھنگار کا کاروبار کرتے ہیں۔ الزام ہے کہ بھوئی واڑہ پولیس اسٹیشن میں تعینات ہیڈ کانسٹیبل راجندر کرشنا پوار نے ان کے کاروبار کے سلسلے میں مبینہ طور پر رشوت طلب کی تھی۔ اس کے بعد انصاری نے اے سی بی سے شکایت کی۔ شکایت کنندہ کے مطابق اے سی بی کی تصدیقی کارروائی اور ٹریپ کے دوران پوار کو مبینہ رشوت قبول کرتے ہوئے رنگے ہاتھوں پکڑا گیا۔ شکایت کنندہ نے اے سی بی کی جانب سے مبینہ طور پر ریکارڈ کی گئی گفتگو کا حوالہ دیتے ہوئے دعویٰ کیا ہے کہ رشوت کی رقم میں سے ایک حصہ سینئر پولیس انسپکٹر وکرم موہیتے کے لیے ہونے کی بات کہی گئی تھی۔ اسی مبینہ گفتگو کو بنیاد بناتے ہوئے انصاری نے موہیتے کے کردار کی گہرائی سے تفتیش کرنے اور انہیں معاملے میں شریک ملزم بنانے کا مطالبہ کیا ہے۔ معاملے میں ایک سنگین الزام تفتیشی عمل میں مبینہ مداخلت کا بھی ہے۔ شکایت کنندہ کا الزام ہے کہ ٹریپ کارروائی کے بعد شانتی نگر پولیس اسٹیشن میں تعینات ہیڈ کانسٹیبل انیل چھگن شرساٹھ بھوئی واڑہ پولیس اسٹیشن پہنچے اور مبینہ طور پر سینئر افسران کے ذریعے تفتیشی ایجنسی اور شکایت کنندہ پر دباؤ ڈالنے کی کوشش کی گئی۔ انصاری کا یہ بھی الزام ہے کہ اصل شکایت کنندہ ہونے کے باوجود انہیں پولیس اسٹیشن میں غیر ضروری طور پر روکے رکھا گیا۔ شکایت کنندہ نے پورے معاملے کو محض ایک پولیس اہلکار کی مبینہ رشوت خوری تک محدود نہ رکھتے ہوئے سینئر افسران کے کردار کی بھی تفتیش کا مطالبہ کیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ رشوت کی رقم میں مبینہ تقسیم، سینئر افسر کے نام کے استعمال اور ٹریپ کے بعد تفتیش میں مبینہ مداخلت، ان تمام پہلوؤں کو ایک ساتھ جوڑ کر دیکھا جانا ضروری ہے۔ انصاری نے اے سی بی سے مبینہ آڈیو ریکارڈنگ، الیکٹرانک شواہد اور ٹریپ کارروائی سے متعلق تمام دستاویزات کی غیر جانب دارانہ جانچ کرانے کا مطالبہ کیا ہے۔ ساتھ ہی انسدادِ بدعنوانی قوانین کے تحت ضروری دفعات عائد کرنے اور متعلقہ پولیس افسران کے خلاف سخت کارروائی کی بھی مانگ کی گئی ہے۔ شکایت کے سامنے آنے کے بعد معاملے کی تفتیش کی غیر جانب داری اور پولیس افسران کے کردار پر توجہ مرکوز ہوگئی ہے۔ اگر شکایت میں عائد الزامات اور مبینہ الیکٹرانک شواہد تفتیش میں درست ثابت ہوتے ہیں تو معاملہ صرف ایک ہیڈ کانسٹیبل کی مبینہ رشوت خوری تک محدود نہیں رہے گا، بلکہ سینئر افسران کے مبینہ کردار کی بھی تفتیش کا راستہ کھل سکتا ہے۔ تاہم، فی الحال شکایت میں عائد الزامات کی آزادانہ طور پر تصدیق نہیں ہوئی ہے اور متعلقہ پولیس افسران کا موقف سامنے آنا باقی ہے۔ تفتیشی ایجنسی کی کارروائی اور دستیاب شواہد کی بنیاد پر ہی الزامات کی حقیقت واضح ہو سکے گی۔

سلیمان خطیب کا میوزیکل اسٹیج ڈرامہ "کیوڑے کا بن"

حیدرآباد (راست) سلیمان خطیب میموریل ایجوکیشنل اینڈ چیریٹیبل ٹرسٹ کے زیر اہتمام درپن تھیٹر کے اشتراک سے دکن کی ادبی و ثقافتی روایت کے عظیم ترجمان، ممتاز شاعر و ادیب سلیمان خطیب کے شہرۂ آفاق میوزیکل اسٹیج ڈرامہ کیوڑے کا بن کی پہلی پیشکش بنگلور میں 25 ستمبر 2026ء، بروز جمعہ، شام 7 بجے، پرسٹیج سینٹر فار پرفارمنگ آرٹس (PCPA) میں ہوگی۔ ڈرامہ میں دکنی زبان کی شیرینی، برجستہ مزاح، سماجی شعور اور تہذیبی روایات کو نہایت مؤثر انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ معروف گلوکار چاشرما، سادھنا سرگم، جسپندر نرولا، طلعت عزیز، جسویندر سنگھ (بنٹی)، جاوید علی اور رئیس انیس صابری نے سلیمان خطیب کے منتخب کلام کو اپنی منفرد آوازوں میں ریکارڈ کیا ہے۔ پروڈیوسر خواجہ تمکین خطیب اور ایونٹ ہیڈ قطب محی الدین ہیں۔ ہدایت کاری علی احمد نے انجام دی ہے جبکہ اس کا اسکرپٹ نعیم جاوید نے تحریر کیا ہے۔ معروف موسیقار جمیل سنگھ مونی نے موسیقی ترتیب دی ہے۔ نشستیں محدود ہونے کے باعث اپنی ٹکٹیں پیشگی حاصل کرلیں۔ ٹکٹیں Book MyShow پر دستیاب ہیں، مزید معلومات اور ٹکٹوں کے حصول کے لیے 6301740154 پر رابطہ کیا جاسکتا ہے۔

اردو رسائل کی بقا کے لیے اکادمی کا قابل تحسین اقدام، 12 لاکھ روپے کی مالی معاونت

اردو رسائل وجرائد ہماری علمی وادبی وراثت کے امین ہیں: سید حسین اختر

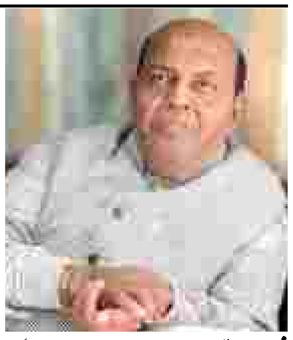

ممبئی: ۴ر ستمبر (نامہ نگار) اردو زبان و ادب کے فروغ، مطالعۂ اردو کے فروغ اور اردو کے ادبی و علمی رسائل کی بقا کے لیے مہاراشٹر اسٹیٹ اردو ساہتیہ اکادمی نے ایک قابلِ تحسین اور حوصلہ افزا قدم اٹھایا ہے۔ اکادمی کی جانب سے ریاست کے 350 کتب خانوں کو 15 اردو رسائل کے مجموعے مفت فراہم کرنے کا سلسلہ جاری ہے۔ گزشتہ مالی سال کے دوران اس اسکیم کے تحت 15 اردو رسائل خرید کر مقررہ 350 کتب خانوں تک پہنچائے گئے، جس کے نتیجے میں اردو رسائل کو تقریباً 12 لاکھ روپے کی براہِ راست مالی معاونت حاصل ہوئی۔ اس موقع پر مہاراشٹر اسٹیٹ اردو ساہتیہ اکادمی کے کارگزار صدر سید حسین اختر نے کہا کہ اردو رسائل ہماری زبان و ادب کے فروغ میں بنیادی کردار ادا کرتے ہیں۔ ان رسائل میں نہ صرف ادبی تخلیقات شائع ہوتی ہیں بلکہ تحقیق، تنقید، تاریخ، تہذیب، ثقافت اور عصری مسائل سے متعلق قیمتی مواد بھی محفوظ ہوتا ہے۔ اس لیے اردو رسائل کی حوصلہ افزائی دراصل اردو کے علمی و ادبی سرمائے کے تحفظ کی کوشش ہے۔ انہوں نے کہا کہ کورونا وبا کے بعد پیدا ہونے والے معاشی حالات نے اردو کے بہت سے ادبی اور علمی رسائل کو شدید متاثر کیا۔ وسائل کی کمی، اشاعت کے بڑھتے ہوئے اخراجات اور قارئین کی تعداد میں کمی کے باعث کئی رسائل کے لیے اپنا اشاعتی سفر جاری رکھنا دشوار ہوگیا تھا۔ ایسے حالات میں اکادمی کی جانب سے اردو رسائل کی خریداری اور انہیں ریاست کے کتب خانوں تک مفت پہنچانے کا فیصلہ یقیناً رسائل کے مدیران اور ناشرین کے لیے ایک اہم سہارا ہے۔ سید حسین اختر نے مزید کہا کہ ہمارا مقصد صرف رسائل خریدنا نہیں بلکہ اردو کے مطالعے کا ذوق پیدا کرنا اور نئی نسل کو اردو کے معیاری علمی و ادبی مواد سے جوڑنا بھی ہے۔ جب یہ رسائل کتب خانوں میں پہنچیں گے تو طلبہ، اساتذہ، محققین، ادیبوں اور عام قارئین کو معیاری اردو ادب کے مطالعے کے مواقع میسر آئیں گے۔ انہوں نے اس امید کا اظہار کیا کہ یہ اقدام اردو رسائل کو استحکام فراہم کرنے کے ساتھ ساتھ اردو زبان و ادب کے فروغ میں بھی مؤثر ثابت ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کی جانب سے اس اسکیم کے سالانہ اخراجات کی حد 10 لاکھ روپے سے بڑھا کر 50 لاکھ روپے کیے جانے کا فیصلہ بھی اردو زبان و ادب کے لیے نہایت خوش آئند ہے۔ اس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ ریاستی حکومت اردو کے فروغ، اردو کے مطالعے اور اردو کی اشاعتی سرگرمیوں کی حوصلہ افزائی کے لیے سنجیدہ ہے۔ اکادمی کی اس اسکیم کے تحت ریاست کے 350 کتب خانوں کو 15 اردو رسائل کے سیٹ فراہم کیے جا رہے ہیں۔ اس طرح ایک طرف کتب خانوں میں اردو کے معیاری رسائل کی دستیابی یقینی بنائی جا رہی ہے تو دوسری جانب رسائل کے مدیران اور ناشرین کو بھی مالی تعاون حاصل ہو رہا ہے۔ گزشتہ مالی سال میں اس مقصد کے لیے تقریباً 12 لاکھ روپے خرچ کیے گئے۔ اس اسکیم کے مؤثر نفاذ اور اس کے فوائد کو براہِ راست اردو رسائل تک پہنچانے میں اکادمی کے کارگزار صدر سید حسین اختر اور سپرنٹنڈنٹ سید شعیب ہاشمی کی کوششیں خصوصی طور پر قابلِ ستائش ہیں۔ دونوں ذمہ داران نے اسکیم کے عملی نفاذ، رسائل کی خریداری اور انہیں مقررہ کتب خانوں تک پہنچانے کے عمل پر خصوصی توجہ دی، جس کے نتیجے میں یہ رقم براہِ راست اردو کے ادبی و صحافتی حلقوں تک پہنچ سکی۔ اردو حلقوں کا کہنا ہے کہ یہ اقدام محض رسائل کی خریداری تک محدود نہیں بلکہ اردو کے علمی و ادبی سرمائے کو محفوظ رکھنے کی ایک سنجیدہ اور مؤثر کوشش ہے۔ محدود وسائل میں شائع ہونے والے متعدد اردو رسائل کے لیے موجودہ حالات میں اپنا اشاعتی سفر جاری رکھنا آسان نہیں، ایسے میں اکادمی کی یہ سرپرستی ان رسائل کے لیے حوصلہ اور تقویت کا باعث بن رہی ہے۔ اکادمی کی جانب سے اس عزم کا اظہار بھی کیا گیا ہے کہ اردو رسائل کی حوصلہ افزائی اور ریاست کے کتب خانوں کو رسائل کی مفت فراہمی کا یہ سلسلہ آئندہ بھی جاری رکھا جائے گا۔ اس اقدام سے جہاں اردو رسائل کو مالی استحکام حاصل ہوگا، وہیں ریاست بھر کے طلبہ، اساتذہ، محققین، ادیبوں اور عام قارئین کو معیاری اردو مطالعے کا مواد بھی مسلسل دستیاب ہوتا رہے گا۔ یہ اسکیم اس اعتبار سے بھی اہم ہے کہ حکومت کی جانب سے اردو کے فروغ کے لیے مالی وسائل فراہم کیے جا رہے ہیں اور اکادمی اپنی فعال قیادت اور انتظامی صلاحیت کے ذریعے ان وسائل کو عملی طور پر اردو کے ادبی وصحافتی حلقوں تک پہنچانے کا کام انجام دے رہی ہے۔

پین انڈیا اسٹار رشمیکا منڈنا کی مقبولیت میں اضافہ، موڈ آف دی نیشن پول میں سب سے زیادہ پسندیدہ بن گئی

ممبئی: ۴ر ستمبر (ایم ملک) رشمیکا منڈنا نے اپنی کامیابیوں کی بڑھتی ہوئی فہرست میں ایک اور بڑی پہچان کا اضافہ کیا ہے، جو انڈیا ٹوڈے موڈ آف دی نیشن کے تازہ ترین سروے میں 14.7 فیصد ووٹ شیئر کے ساتھ ہندوستان کے مقبول ترین ستاروں میں سے ایک کے طور پر ابھری ہے۔ ووٹ شیئر چارٹ میں سرفہرست ہونا زبانوں، خطوں اور نسلوں کے سامعین کے ساتھ رشمیکا کے مضبوط تعلق کا ایک مضبوط ثبوت ہے۔ تیلگو اور کنڑ سنیما سے لے کر تامل اور ہندی فلموں تک، اداکارہ نے کامیابی کے ساتھ خود کو ایک حقیقی پین انڈیا اسٹار کے طور پر قائم کیا ہے، اور ہر پروجیکٹ کے ساتھ اس کی مقبولیت میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ اسی پول میں، امیتابھ بچن، ہندوستانی سنیما کے سب سے مشہور اور مشہور ستاروں میں سے ایک، 14.7 فیصد ووٹ شیئر کے ساتھ مردوں کی فہرست میں سرفہرست رہے۔ رشمیکا پول میں نمبر 1، اس کے بعد دیپیکا پڈوکون 11.2%، شردھا کپور 10.8%، سائی پلاوی 10.2%، اور عالیہ بھٹ 8.8% کے ساتھ ہیں۔ نتائج رشمیکا کی زبردست مقبولیت اور ملک بھر کے سامعین کے درمیان بڑھتی ہوئی رسائی کو ظاہر کرتے ہیں۔ رشمیکا کے لیے، یہ پہچان اس کے کیریئر کے ایک اہم موڑ پر ہے۔ پچھلے کچھ سالوں میں، اس نے تجارتی تفریحی، شدید کردار، اور ایسے کردار ادا کیے ہیں جو سامعین کے لیے گونج رہے ہیں۔ اس کی فطری توجہ، جذباتی تعلق، اور قابل پرفارمنس نے اسے آج ہندوستانی سنیما کی سب سے زیادہ پہچانی جانے والی خاتون ستاروں میں سے ایک بننے میں مدد کی ہے۔ ہندوستان بھر میں اس کا سفر خاصا متاثر کن رہا ہے۔ پشپا میں سری والی کے طور پر اپنی اداکاری سے لے کر چھاوا جیسی فلموں میں اپنی اداکاری تک، رشمیکا نے مسلسل ایک انڈسٹری کی حدود سے باہر ناظرین کے ساتھ گونجتی رہی ہے۔ اس کے کرداروں نے ملک بھر میں سفر کیا ہے، اور اس نے اپنی نسل کی معروف اداکاراؤں میں سے ایک کے طور پر اپنا مقام مزید مستحکم کیا۔ اور ظاہر ہے، انتظار کرنے کے لیے بہت کچھ ہے۔ رشمیکا کے پاس کئی دلچسپ پروجیکٹس ہیں، جن میں میسا، راکا، اینیمل پارک، رانا بلی، اور پشپا 3 شامل ہیں۔

وپل امرت لال شاہ ایک ہی قسم کی فلم نہیں بنانا چاہتے

ممبئی: ۴ر ستمبر (ایم ملک) اکشے کمار نے باضابطہ طور پر 'سموک' کی شوٹنگ شروع کر دی ہے۔ اس بڑے پیمانے پر بیچ جانے والی ایکشن تھرلر کو کنشک ورما نے ڈائریکٹ کیا ہے اور اسے وپل امرت لال شاہ نے پروڈیوس کیا ہے، اس کے ساتھ اشین اے شاہ شریک ہیں۔ یہ فلم ایک عظیم الشان پین انڈین تھیٹر میں ریلیز کے لیے تیار کی جا رہی ہے۔ یہ منصوبہ، جس پر دو سال سے کام جاری ہے، فوجی حقیقت پسندی، بقا کی ہولناکی، اور اجنبی افسانوں کو یکجا کرے گا۔ اس دنیا کو زندہ کرنے کے لیے، سازوں نے اعلیٰ بین الاقوامی ٹیلنٹ کی فہرست بنائی ہے۔ اس میں اکیڈمی ایوارڈ کے لیے نامزد مخلوق کے ڈیزائنر ایلک گیلس شامل ہیں، جنہوں نے "ایلین" اور "پریڈیٹر" جیسی فلموں میں کام کیا ہے اور وہ فلم کے مرکزی عفریت کو ڈیزائن کریں گے۔ برطانوی ایکشن ڈائریکٹر لیوک ٹمبر فلم کے شدید ایکشن سیکوینس کو ڈیزائن کریں گے۔ یہ فلم اکشے کمار اور وپل امرت لال شاہ کے دیرینہ، خصوصی تخلیقی تعلق میں ایک اور اہم سنگ میل کی نشاندہی کرتی ہے۔ برسوں سے، وپل شاہ سامعین کی ترجیحات کو سمجھتے ہوئے اہم تخلیقی خطرات مول لینے کے لیے جانے جاتے ہیں۔ ایک سیٹ فارمولے پر عمل کرنے کے بجائے، اکشے کے ساتھ ان کی فلموں نے مختلف انواع کو تلاش کیا ہے، ہر بار سامعین کو بڑی اسکرین پر دیکھنے کے لیے کچھ نیا پیش کرتے ہیں۔ اس بارے میں بات کرتے ہوئے کہ انہوں نے دوبارہ اکٹھے ہونے کا فیصلہ کیوں کیا اور ان کی تخلیقی شراکت اتنی اچھی کیوں چلتی ہے، پروڈیوسر وپل امرت لال شاہ نے کہا، "اکشے اور میں اکٹھے آتے رہتے ہیں کیونکہ ہم ایک ہی فلم کو دوبارہ بنانے کی کوشش نہیں کرتے۔ ہمارا مقصد جب بھی ہم ایک ساتھ کام کرتے ہیں اپنے قائم کردہ فارمولوں کو توڑنا ہے۔ چاہے وہ ڈکیتی کی تھرلر سے خطرہ مول لے رہا ہو، 'نمستے لندن' میں ایک شاندار رومانس پیش کرتے ہوئے، 'سنگھ از کنگ' میں اعلیٰ سطح کی ایکشن کامیڈی لانا، 'ایکشن ری پلے' میں سائنس فکشن کے ساتھ تجربہ کرنا، یا 'ہولی ڈے' میں ملٹری ایکشن کی نمائش کرنا، ہم ایک دوسرے کو مسلسل چیلنج کرتے ہیں کہ وہ ایسی چیزیں کریں جو پہلے کبھی دریافت نہیں کی گئی تھیں، ایک بار پھر سے ثابت ہو رہی ہیں۔ ہم ہمیشہ کچھ مختلف لاتے ہیں۔ "سموک" کے ساتھ جوڑی ان حدود کو مزید آگے بڑھانے کی کوشش کر رہی ہے۔

3

روزنامہ ورق تازہ

ریاستی-قومی

दैनिक वरक-ए-ताजा

05 Sept. 2026

अधिसूचना
(कलम ११(१) नुसार)
उपविभागीय अधिकारी तथा भूसंपादन अधिकारी गंगाखेड यांचे कार्यालय जिल्हा परभणी

जा.क्रं.2026/भूसंपादन/जा.क्रं.2026 / भूसंपादन/मा.ड.का./कावि-816

दिनांक 12/08/2026

(भूमीसंपादन, पुनर्वसन व पुर्नस्थापना करतांना वाजवी भरपाई मिळण्याचा व पारदर्शकतेचा हक्क अधिनियम-२०१३)

मौ. बनवस ता. पालम जि. परभणी येथील माजलगाव उजवा कालवा कि.मी. १२५ ते १३४ वरील धोंड मार्गस्थ धरणाच्या बांधकाम क्षेत्रासाठी भूसंपादन करण्याबाबत.

ज्याअर्थी, भूमिसंपादन, पुनर्वसन व पुनर्वसाहत करताना उचित भरपाई मिळण्याचा आणि पारदर्शकतेचा हक्क अधिनियम, २०१३ (२०१३ चा ३०) याच्या कलम ३ च्या खंड (इ) परंतुकाव्दारे प्रदान करण्यात आलेल्या अधिकाराचा वा पर करून काढण्यात आलेली अधिसूचना, महसूल व वन विभाग क्रमांक संकीर्ण ११/२०१४/प्र.क्रं.७७/अ-२, दिनांक १९ जानेवारी, २०१५ (यात यापुढे जिचा निर्देश उक्त अधिसूचना असा करण्यात आला आहे.) याव्दारे असे अधिसूचित केले आहे की, उक्त अधिनियमाच्या कलम ३ च्या खंड (झेड ए) मध्ये व्याख्या केलेल्या एखाद्या सार्वजनिक प्रयोजनासाठी, एखाद्या जिल्हयातील ५०० हेक्टरपेक्षा अधिक नसेल इतक्या क्षेत्राकरीता जमीन सं पादन करण्याच्या संबंधात, अशा जिल्हयाचा जिल्हाधिकारी हा उक्त अधिनियमाच्या प्रयोजनासाठी समु चित शासन असल्याचे मानण्यात येईल.

आणि ज्याअर्थी, उक्त अधिसुचनेनुसार समुचित शासन असलेल्या, परभणी जिल्हयाच्या जिल्हाधिका-यास यासोबत जोडलेल्या अनुसूची १ मध्ये अधिक तपशिलवार वर्णन केलेली जमीन (यात यापुढे जिचा निर्देश उक्त जमीन असा करण्यात आला आहे) सार्वजनिक प्रयोजनासाठी (यात यापुढे ज्याचा नि र्देश उक्त सार्वजनिक प्रयो जन असा केला आहे) आवश्यक आहे. अथवा तिची आवश्यकता भासण्याची शक्यता आहे असे वाटते, ज्याच्या स्वरूपाचे विवरण यासोबत जोडलेल्या अनुसूची-२ मध्ये दिलेले आहे. आणि म्हणून उक्त अधिनियमाचे कलम ११ च्या पोट कलम (१) च्या तरतुदीन्वये याव्दारे असे अधिसूचित करण्यात येते की, उक्त जमिनीची उक्त सा र्वजनिक प्रयोजनासाठी आवश्यकता भासण्याची शक्यता आहे.

आणि ज्याअर्थी, प्रस्तावित भूमी संपादनाच्या अनु षंगाने बाधीत व्यक्तीचे विस्थापन करण्यास भाग पाडणारी कारणे, यासोबत जोडलेल्या अनुसूची-३ मध्ये दिलेली आहेत. (विस्थापन होणार असेल तर या अनुसचितमध्ये कारणे नमुद करावीत)

आणि ज्याअर्थी, सामाजिम परिणाम निर्धारण सा रांश या सोबत जोडलेल्या अनुसूची-४ मध्ये दिलेला आहे.

आणि ज्याअर्थी, कलम ४३ च्या पोटकलम (१) अन्वये पुनर्वसन व पुनर्वसाहत या प्रयोजनासाठी नियुक्त के लेल्या प्रशासकाचा तपशिल यासोबत जोडलेल्या अनुसूची-५ मध्ये दिलेला आहे. (नियुक्ती करणे आवश्यक असेल तर या अनुसूचीमध्ये तपशिल नमुद करावा)

त्याअर्थी आता, असे घोषीत करण्यात येत आहे की, उक्त अधिनियमाच्या कलम ११ च्या पोटकलम-४ अनुसार कोणतीही व्यक्ती ही अधिसूचना प्रसिध्द झाल्याच्या दिनांकापासून ते उक्त अधिनियमाच्या प्रकरण-४ खालील कार्यवाही पुर्ण होईल त्या कालावधी पर्यंत उक्त जमिनीचा अथवा तिच्या भागाचा कोणताही व्यवहार करणार नाही किंवा उक्त जमिनीवर कोणताही भार निर्माण करणार नाही.

परंतु, उक्त जमिनीच्या अथवा तिच्या भा गाच्या मा लकाने अर्ज केल्यावर, जिल्हाधिका-यास विशेष परिस्थितीची कारणे लेखी नमुद करून अशा मालकास उपरोक्त तरतुदीच्या प्रवर्तनातून सुट देता येईल.

परंतु, आणखी असे की, जर कोणत्याही व्यक्तीने या तरतुदीचे बुध्दीपरस्पर उल्लंघन केल्यामुळे तिला झालेल्या कोणत्याही हानीची किंवा क्षतीची जिल्हाधिका-याकडून भरपाई दिल्या जाणार नाही.

तसेच, उक्त अधिनियमाच्या कलम-११ च्या पोट कलम (५) अनुसार, जिल्हाधिकारी भूमसंपादन, पुनर्वसन व पुनर्वसाहत करतांना उचित भरपाई मिळण्याचा व पारदर्शकतेचा हक्कत (महाराष्ट्र) नियम, २०१४ (यात यापुढे ज्याचा निर्देश उक्त नियम असा करण्यात आला आहे) यांच्या नियम-१० च्या उप नियम (३) व्दारे विहीत केल्याप्रमाणे भू मि अभिलेखाच्या अद्यावतीकरणाचे काम हाती घेणार असल्याचे व पूर्ण करणार असल्याचे दे खील घोषित करण्यात येत आहे.

आणि ज्याअर्थी, उक्त अधिनियमाच्या कलम-३ च्या खंड (छ) अन्वये, समुचित शासन असलेल्या जिल्हाधिकारी, उक्त अधिनियमा खा लील जि ल्हाधिका-यांची कार्य पार पाडण्यासाठी उपजिल्हाधिकारी/उपविभागीय अधिकारी गंगाखेड यांना पदनिर्देशित करीत आहे.

अनुसूची-एक
(जमिनीचे वर्णन)

गावः- मौ.बनवस **तालुका- पालम** **जिल्हा- परभणी**

अ.क्रं.	गावाचे नाव	भूमापन किंवा गट/सर्व्हे क्रमांक	अंदाजित क्षेत्र (हेक्टर मध्ये)
१		२	०.०५
२		३	६.५
३		४	१३.५
४		५	२
५		६	१.३६
६		७	१.३९
७		८	०.१३
८		९	०.३७
९		१०	०.४२
१०		११	०.७७
११	मौ. बनवस	१२	४.४१
१२	ता. पालम	१३	१.५५
१३	जि.परभणी	१४	१.४
१४		१५	०.०६
१५		१८	७.५
१६		१९	०.९६
१७		२०	७.८३
१८		२१	३
१९		२२	१२.५
२०		२३	१२.५
२१		२४	०.१५
२२		२५	०.९४
२३		८७	०.१५
२४		८८	०.४
२५		८९	०.६
२६		९६	०.७
२७		९८	०.५
२८		९९	०.६५
२९		१३४	०.०६
३०		१३५	०.१७
३१		१३६	०.४२

P.T.O

अ.क्रं.	गावाचे नाव	भूमापन किंवा गट/सर्व्हे क्रमांक	अंदाजित क्षेत्र (हेक्टर मध्ये)
३२		१३७	०.०५
३३		१३८	०.२५
३४		१३९	०.२
३५		१४४	०.३
३६		१४८	७.५
३७		१४९	१
३८		३०५	०.०५
३९		६५१	५
४०		६५२	०.२४
४१		६५३	०.५९
४२		६५४	१.११
४३		६५५	०.२
४४		६५६	०.४४
४५		६५७	३
४६		६५८	१.७
४७		६५९	२.४१
४८		६६०	३.४८
४९		६६१	३.४४
५०	मौ. बनवस	६६२	२.४९
५१	ता.पालम	६६३	०.२५
५२	जि.परभणी	६६४	०.६८
५३		६६५	०.४६
५४		६६६	२.६६
५५		६६७	१.२१
५६		६६८	०.८६
५७		६६९	०.०२
५८		६७०	१.१७
५९		६७१	०.३२
६०		६७२	६.२५
६१		६७३	५.८
६२		६७४	०.०५
६३		६७८	०.१
६४		६८०	५
६५		६८१	०.५४
६६		६८२	३.५
६७		७३०	०.०५
६८		७३१	०.०५
६९		७३५	०.०६
७०		७३६	०.७८
७१	मौ. बनवस	७३७	०.४
७२	ता. पालम	७४०	०.२२
७३	जि.परभणी	७४१	०.१२
७४		७४७	३.१
७५		७४८	०.८९
७६		७४९	०.४२
७७		७५०	०.२९
७८		७५१	०.८
७९		७५२	०.१७
८०		७५३	०.०८
८१		७५४	६.००
८२		६४५	०.१०
८३		६५०	०.०५
८४		७३९	०.०५
एकूण क्षेत्र			१५८.८९

अनुसूची-२

सार्वजनिक प्रयोजनाच्या स्वरूपाबाबत विवरण

प्रकल्पाचे नावः- मौ.बनवस ता. पालम जि. परभणी येथील माजलगाव उजवा कालवा कि.मी.१२५ ते १३४ वरील धोंड मार्गस्थ धरणाच्या बु डीत बांधकाम क्षेत्रासाठी भूसंपादन करणे.

प्रकल्प कार्याचे वर्णनः- मौ. बनवस ता. पालम जि. परभणी येथील माजलगाव उजवा कालवा कि.मी. १२५ते १३४ वरील धोंड मार्गस्थ धरणाच्या बु डीत बांधकाम क्षेत्रासाठी भूसंपादन सार्वजनिक कामाचे प्रयोजनार्थ भूसंपादन.

अनुसूची-३

बाधित व्यक्तींचे वि स्थापन करण्यास भाग पाडणारी कारणेः- विस्थापनाची आवश्यकता नाही.

सबब माहिती निरंक आहे.

अनुसूची-४

(पुनर्वसन व पुनर्वसाहत योजनेचा सारांश)

(सामाजिक प्रभाव निर्धारण अभ्यास करणा-या अभिकरणाने दिलेला) सामाजिक प्रभाव निर्धारण सारांश)

दिनांक १३ मार्च, २०१५ चे राजपत्रात प्रसिध्द महाराष्ट्र शासनाची अधिसूचना क्रमांक संकीर्ण- ०१/२०१५/प्र.क्र.३/अ-२ नुसार उक्त अधिनियमाचे कलम-१० क नुसार सामाजिक प्रभाव निर्धारणाच्या तरतुदी लागू करण्यापासून सूट देण्यात आलेली आहे.

अनुसूची-५

(नियुक्त केलेल्या प्रशासकाचा तपशिल)

नियुक्त केलेल्या प्रशासकाचा तपशिल

अ) प्रशासक म्हणून नियुक्त करण्यात आलेल्या अधिका-याचे पदनाम :-प्रशासक नियुक्तीची आवश्यकता नाही.

ब) प्रशासनाच्या कार्यालयाचा पत्ता :- निरंक

क) ज्या अधिसूचनेव्दारे प्रशासकाची नियुक्ती करण्यात आली आहे त्या अधिसूचनेचा तपशिल :- निरंक

टिपः- उक्त जमिनीच्या आराखड्याचे उपविभागीय अधिकारी, गं गाखेड यांचे कार्यालयामध्ये निरीक्षण करता येईल.

दिनांकः- /08/2026

ठिकाणः- गंगाखेड

(व्ही. पी. तिडके)
कार्यकारी अभियंता
माजलगाव कालवा विभाग क्र. 07 गंगाखेड.

(जीवराज डापकर)
उपविभागीय अधिकारी गंगाखेड
तथा समुचित शासन

जिमाका/प/जाहिरात/43/2026/2027

جمعیۃ علماء کے زیر اہتمام چیتا کیمپ ممبئی میں دینی تعلیمی بیداری اجلاس کا انعقاد

نسل نو کے ایمان، عقیدہ اور اسلامی تشخص کے تحفظ کے لیے دینی تعلیم کو عام کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے: مولانا حافظ محمد ندیم صدیقی

ممبئی: 4 ستمبر 2026: جمعیۃ علماء کے زیرِ اہتمام چیتا کیمپ ممبئی میں واقع معراج العلوم جامع مسجد میں ایک اہم دینی تعلیمی بیداری اجلاس منعقد ہوا، جس میں علاقے کے ائمۂ مساجد، علماء، ذمہ دارانِ جمعیۃ، مکاتب کے معلمین اور بڑی تعداد میں عوام نے شرکت کی۔ اجلاس کا مقصد معاشرے میں دینی تعلیم کی اہمیت کو اجاگر کرنا، نئی نسل کو بنیادی اسلامی تعلیمات سے جوڑنا اور مکاتبِ دینیہ کے نظام کو مزید مضبوط و مؤثر بنانا تھا۔ اجلاس سے جمعیۃ علماء مہاراشٹر کے صدر مولانا حافظ محمد ندیم صدیقی صاحب نے خصوصی خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آج کے دور میں ہماری سب سے بڑی ذمہ داری اپنی نسل نو کے ایمان، عقیدہ، اخلاق اور اسلامی شناخت کی حفاظت ہے۔ انہوں نے کہا کہ بچوں کو صرف عصری تعلیم سے آراستہ کرنا کافی نہیں، بلکہ ان کے لیے قرآنِ کریم، احادیثِ نبویہ، بنیادی عقائد، عبادات، اسلامی آداب اور سیرتِ رسول ﷺ کی تعلیم بھی ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ مکتب دینی تعلیم کی بنیادی درس گاہ ہے، جہاں بچوں کو دین کی ابتدائی اور ضروری تعلیم دی جاتی ہے۔ اگر بچوں کا تعلق بچپن ہی سے قرآن وسنت اور دینی ماحول سے مضبوط کر دیا جائے تو وہ بڑے ہو کر اپنے دین، تہذیب اور اسلامی اقدار سے وابستہ رہیں گے۔ اس لیے ہر مسجد کے ساتھ مکتب کا قیام اور اس میں معیاری دینی تعلیم کا انتظام وقت کی اہم ترین ضرورت ہے۔ مولانا حافظ محمد ندیم صدیقی صاحب نے والدین، ائمۂ مساجد، علماء اور معلمین مکاتب کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ بچوں کی دینی تربیت صرف مدرسہ یا مکتب کی ذمہ داری نہیں، بلکہ یہ والدین اور پورے معاشرے کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔ والدین اپنے بچوں کی دینی تعلیم کے معاملے میں سنجیدگی اختیار کریں اور انہیں پابندی کے ساتھ مکتب بھیجیں۔ اسی طرح ائمہ وعلماء اپنے علاقوں میں مکاتب کے نظام کو مضبوط بنانے اور زیادہ سے زیادہ بچوں کو دینی تعلیم سے جوڑنے کے لیے عملی کوششیں کریں۔ مولانا ندیم صدیقی صاحب نے مزید کہا کہ موجودہ دور میں بچوں اور نوجوانوں کو مختلف فکری، اخلاقی اور تہذیبی چیلنجز کا سامنا ہے۔ ایسے ماحول میں دینی تعلیم ہی وہ مضبوط بنیاد فراہم کرتی ہے جو انسان کو اپنے عقیدے، عبادات، اخلاق اور اسلامی تہذیب سے وابستہ رکھتی ہے۔ اس لیے دینی تعلیم کو نظر انداز کرنا مستقبل کی نسلوں کے لیے نقصان دہ ثابت ہوسکتا ہے۔ انہوں نے معلمین مکاتب کی ذمہ داریوں پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ معلم صرف سبق پڑھانے والا نہیں بلکہ بچوں کی شخصیت سازی کرنے والا مربی بھی ہے۔ اس لیے معلمین کو چاہیے کہ وہ بچوں کے ساتھ محبت، شفقت اور حکمت کا معاملہ کرتے ہوئے انہیں دین کی تعلیم آسان اور مؤثر انداز میں دیں اور ان کے اندر نماز، قرآن، والدین کی فرمانبرداری، سچائی، امانت داری اور حسنِ اخلاق جیسی صفات پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ اجلاس میں قاری محمد صادق خان صاحب (نائب صدر جمعیۃ علماء مہاراشٹر) مولانا زاہد قاسمی صاحب، مفتی آزاد قاسمی صاحب، مولانا اشفاق قاسمی صاحب اور علاقہ کے علماء اور معلمین مکاتب وعوام بڑی تعداد میں شریک تھے۔

مسجدِ اقصیٰ نثراج نگر میں فیضانِ چشتیہ میلاد کانفرنس

حیدرآباد: ۴ر ستمبر (راست) فیضانِ چشتیہ حیدرآباد دکن کے زیرِ اہتمام سالانہ میلاد کانفرنس اتوار، 6 ستمبر 2026ء کو صبح 11 بجکر 30 منٹ پر مسجدِ اقصیٰ، نثراج نگر، ٹپہ چبوترہ میں منعقد ہوگی۔ کانفرنس میں ممتاز عالم دین علامہ ڈاکٹر سید حامد ربانی (مہتمم جامعہ ربانیہ، باندا، اتر پردیش) کا خصوصی خطاب ہوگا۔ مولانا قاری سید شاہ عبداللہ حسینی البخاری چشتی کلیمی (سجادہ نشین محدثِ کبیر حضرت سید عبدالرحمٰن دہلوی) کی زیرِ سرپرستی جبکہ مولانا سید شاہ محمد عبدالقادر حسینی البخاری چشتی نظامی کلیمی، المعروف پیر جیلانی پاشاہ صدارت کریں گے۔ نگرانی کانفرنس مولانا سید شاہ محمد رفیع الدین شرفی (سجادہ نشین حضرت علیم شرفی) ہوں گے۔ کانفرنس کا آغاز تلاوتِ کلامِ پاک اور قصیدہ بردہ شریف سے ہوگا۔ مولانا رؤف احمد نظامی (کامل جامعہ نظامیہ) خطبہ استقبالیہ پیش کریں گے۔ اس موقع پر ممتاز علماء ومشائخ بحیثیت مہمانانِ خصوصی شرکت اور خطاب فرمائیں گے، جن میں مولانا منصور اشرفی، مولانا ڈاکٹر سید عبدالمعز شرفی، مولانا سید عبدالواسع حسینی البخاری، مولانا امان اللہ نورانی، مولانا عبدالجلیل اشرفی، مولانا حافظ سید زاہد حسین قادری، مولانا سید مجیب الدین رحمانی (ناظم مدرسہ نورانیہ)، مولانا قاضی صوفی شیخ محمد غوث شاہ قادری ابوالعلائی (گورنمنٹ قاضی آصف نگر زون)، مولانا فاروق احمد نظامی، مولانا مفتی محمد سعید الرحمن رضوی القادری، مولانا سید سراج پاشاہ رضوی، مولانا قاضی شیخ عامر شرفی، مولانا حافظ عبدالقدیر قادری، مولانا محمد غوث پاشاہ نظامی (فاضل جامعہ نظامیہ)، مولانا عمر شمسی (ناظم دارالعلوم سلطان الہند مدرگی)، مولانا محمد اسحاق اسراری، مولانا مفتی سید عمران الدین حسین قادری، مولانا حافظ محمد رفیع الدین احمد نقشبندی مجددی (کامل جامعہ نظامیہ) اور مولانا حافظ سید احمد غوری نقشبندی (شیخ المعقولات جامعہ نظامیہ) شامل ہیں۔ نمازِ عشاء علامہ سید حامد ربانی کا خصوصی خطاب ہوگا۔ خواتین کے لیے پردہ کا نظم رہے گا۔ شرکائے کانفرنس کے لیے لنگر کا بھی اہتمام رہے گا۔ کانفرنس کے اختتام پر آثارِ مبارک کی زیارت بھی کروائی جائے گی۔ عوام الناس سے شرکت کی اپیل ہے۔

بزم علم وادب (شعبہ خواتین) کا سالانہ جلسہ میلاد النبیؐ

حیدرآباد: ۴ر ستمبر (راست) بزم علم وادب (شعبہ خواتین) کی نائب صدر ڈاکٹر جوہر جہاں کی اطلاع کے بموجب بزم کا سالانہ جلسہ میلاد النبیؐ کا انعقاد 12 ستمبر 2026، بروز ہفتہ، 2 بجے دن، بمقام ایمپائر اسٹیٹ، فلیٹ نمبر 105، اکبر باغ ملک پیٹ میں صدر شعبہ خواتین سیدہ عابدہ کریم کی نگرانی میں عمل میں آرہا ہے۔ جلسہ کا آغاز درس قرآن، ترجمہ تفسیر محترمہ جہاں آرا (لیکچرر عربی) کریں گی۔ درس حدیث محترمہ مظہر سلطانہ پیش کریں گی۔ حمد باری تعالیٰ محترمہ عابدہ خاتون اور نعت شریف محترمہ عفت جہاں سنانے کی سعادت حاصل کریں گی۔ بزم کی مشیر اعلیٰ پروفیسر اشرف رفیع کا سیرت طیبہؐ پر خطاب ہوگا۔ ڈاکٹر جوہر جہاں ''موجودہ دور میں تعلیمات نبویؐ کی اہمیت'' کے عنوان سے اظہار خیال کریں گی۔ پروفیسر صبیحہ خاتون (نظامیہ) معجزات نبی کریمؐ کے موضوع پر روشنی ڈالیں گی۔ آخر میں محترمہ سیدہ عابدہ کریم (صدر شعبہ خواتین بزم علم وادب) ''تعلیمات نبی کریمؐ اور قرآن پر عمل'' کے حوالے سے ''پارہ الم'' کی روشنی میں احکامات وتعلیمات بیان کریں گی۔ خواتین اور طالبات سے بہ پابندی وقت شرکت کی اپیل ہے۔

بین الاقوامی یومِ روشنی پر اسکولی طلبہ کیلئے سائنسی مقابلہ

حیدرآباد: ۴ر ستمبر (راست) تلنگانہ سائنس فیئر اکیڈیمی کے زیرِ اہتمام یونیسکو کے اشتراک سے بین الاقوامی یومِ روشنی 2026 کے موقع پر اسکولی طلبہ کے لیے سائنسی تحقیقی منصوبوں کا مقابلہ منعقد کیا جارہا ہے۔ موضوع ''روشنی سے تخلیقی اختراع تک: روشن مستقبل کی طرف'' مقرر کیا گیا ہے۔ مقابلہ 22 ستمبر 2026 کو صبح 10 بجے تا دوپہر ایک بجے، اذان انٹرنیشنل اسکول، ٹولی چوکی میں منعقد ہوگا۔ چہارم تا دہم جماعت کے طلبہ حصہ لے سکتے ہیں۔ منصوبوں کا جائزہ سائنس دانوں اور ماہرین پر مشتمل کمیٹی سائنسی وانجینئرنگ طریقہ کار، تخلیقی صلاحیت اور تحقیقی اصولوں کی بنیاد پر لے گی۔ بہترین منصوبے پیش کرنے والے طلبہ کو انعامات اور اسناد دی جائیں گی۔ اکیڈیمی کے صدر ڈاکٹر عزیز الرحمٰن خان نے اسکول پرنسپلس اور ہیڈ ماسٹرس سے طلبہ کی شرکت کی حوصلہ افزائی کی اپیل کی ہے۔

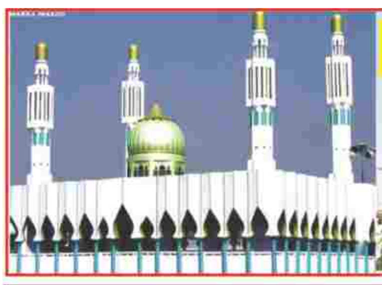

ناندیڑ میں جرائم پیشہ عناصر کے خلاف
پولیس کی سخت کاروائی، 8 افراد ضلع بدر

ناندیڑ: (ورق تازہ نیوز) ضلع میں امن وامان، عوامی سکون اور شہریوں کے تحفظ کو یقینی بنانے کے لیے ناندیڑ کے پولیس سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر نیلاب روہن کی جانب سے جرائم پیشہ سرگرمیوں میں ملوث افراد کے خلاف سخت انسدادی کارروائی کی جا رہی ہے۔ اسی سلسلے میں مہاراشٹر پولیس ایکٹ 1951 کی دفعہ 55 کے تحت 8 افراد کے خلاف ضلع بدری کی کارروائی کی گئی ہے۔ پولیس سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر نیلاب روہن نے ناندیڑ دیہی-2، اتوارہ-1 اور قندھار؟ نہیں، متعلقہ پولیس اسٹیشنوں کی جانب سے پیش کیے گئے ضلع بدری کے معاملات کا تفصیلی جائزہ لینے کے بعد 2 افراد کو 6 ماہ جبکہ 6 افراد کو 12 ماہ کے لیے ناندیڑ ضلع کی حدود سے باہر رہنے کا حکم جاری کیا ہے۔

ضلع بدر کیے گئے افراد میں:
1۔ شیواجی دیوی داس جادھو، عمر 36 سال، ساکن وانگی، تعلقہ وضلع ناندیڑ۔
2۔ پرمیشور ماروتی بوچرے، عمر 40 سال، ساکن وانگی، تعلقہ وضلع ناندیڑ۔
دونوں کو 12 ماہ کے لیے ضلع بدر کیا گیا ہے۔ (ناندیڑ دیہی پولیس اسٹیشن)
3۔ محمد عرفان محمد غوث، عمر 40 سال، ساکن حبیبیہ کالونی، ناندیڑ۔
4۔ محمد فیضان محمد غوث، عمر 32 سال، ساکن حبیبیہ کالونی، ناندیڑ۔
دونوں کو 12 ماہ کے لیے ضلع بدر کیا گیا ہے۔ (ناندیڑ دیہی پولیس اسٹیشن)
5۔ شیخ سہیل شیخ شوکت عرف گجیا، عمر 21 سال، ساکن چکھلی بزرگ، تعلقہ قندھار، ضلع ناندیڑ۔
6۔ شیخ سلیمان عرف محبوب شیخ، عمر 26 سال، ساکن چکھلی ب، تعلقہ قندھار، ضلع ناندیڑ۔ دونوں کو 12 ماہ کے لیے ضلع بدر کیا گیا ہے۔ (قندھار پولیس اسٹیشن)
7۔ مظہر خان ولد عارف خان، عمر 32 سال، ساکن محسن کالونی، دیگلور ناکہ، ناندیڑ۔
8۔ خالد خان ولد عارف خان، عمر 35 سال، ساکن محسن کالونی، دیگلور ناکہ، ناندیڑ۔
دونوں کو 6 ماہ کے لیے ضلع بدر کیا گیا ہے۔ (اتوارہ پولیس اسٹیشن)

پولیس ریکارڈ اور تحقیقات کے مطابق مذکورہ افراد کے خلاف متعلقہ پولیس اسٹیشنوں کی حدود میں مختلف سنگین نوعیت کے مقدمات درج ہیں۔ ان میں غیر قانونی ریت کی کان کنی اور نقل وحمل، تجاوزات، مارپیٹ، توڑ پھوڑ، گالی گلوچ، مٹکا کھیلنے اور چلانے، موٹر سائیکل چوری، سائیکل چوری اور املاک سے متعلق دیگر جرائم شامل ہیں۔ شیواجی دیوی داس جادھو اور پرمیشور ماروتی بوچرے کے خلاف ناندیڑ دیہی پولیس اسٹیشن میں غیر قانونی ریت کی کان کنی اور نقل وحمل کے مقدمات درج ہیں۔ تحقیقات میں یہ بھی سامنے آیا کہ ان کے خلاف اس سے قبل انسدادی کارروائی کیے جانے کے باوجود ان کے رویے میں مطلوبہ بہتری نہیں آئی۔ اسی طرح ناندیڑ دیہی پولیس اسٹیشن کی حدود میں محمد عرفان محمد غوث اور محمد فیضان محمد غوث کے خلاف متعدد مقدمات درج ہیں۔ پولیس ریکارڈ کے مطابق محمد عرفان کے خلاف مقدمہ نمبر 246/2013، 875/2020، 259/2021، 933/2024، 689/2025 اور 894/2026 درج ہیں، جبکہ محمد فیضان کے خلاف مقدمہ نمبر 246/2013، 875/2020 اور 894/2026 درج ہیں۔ قندھار پولیس اسٹیشن کی حدود میں شیخ سہیل شیخ شوکت عرف گجیا اور شیخ سلمان عرف سلا محبوب شیخ کے خلاف املاک سے متعلق جرائم، موٹر سائیکل چوری اور سائیکل چوری کے مقدمات درج ہیں۔ تحقیقات میں یہ بھی پایا گیا کہ ان کے خلاف کی گئی سابقہ انسدادی کارروائی کا مطلوبہ اثر نہیں ہوا۔ مظہر خان ولد عارف خان اور خالد خان ولد عارف خان کے خلاف بھی سال 2019 سے 2025 کے درمیان اتوارہ پولیس اسٹیشن میں مجموعی طور پر 6 مقدمات درج کیے گئے تھے۔ پولیس کے مطابق ان کی مجرمانہ سرگرمیوں سے عوامی نظم وضبط اور امن وامان متاثر ہونے کا خدشہ ظاہر کیا گیا تھا۔ مذکورہ تمام معاملات میں ناندیڑ دیہی-2، اتوارہ-1 اور قندھار-1 پولیس اسٹیشنوں کی جانب سے پولیس سپرنٹنڈنٹ ناندیڑ کے سامنے ضلع بدری کی تجاویز پیش کی گئی تھیں۔ اس کے بعد متعلقہ سب ڈویژنل پولیس افسران کے ذریعے مہاراشٹر پولیس ایکٹ کی دفعات کے مطابق مکمل تحقیقات کی گئیں۔

ناندیڑ دیہی پولیس کی غیر قانونی جوا اڈوں کے خلاف
ایک ہی دن میں 3 کاروائیاں، 21 ملزمان کے خلاف مقدمات درج
6 لاکھ 66 ہزار 150 روپے کا مالِ مسروقہ و دیگر سامان ضبط

ناندیڑ، 4 ستمبر: (ورق تازہ نیوز) ناندیڑ ضلع میں غیر قانونی کاروبار اور جوا اڈوں کے مکمل خاتمے کے مقصد سے پولیس سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر نیلاب روہن کی ہدایت پر خصوصی مہم جاری ہے۔ اسی مہم کے تحت ناندیڑ دیہی پولیس نے 3 ستمبر 2026 کو ایک ہی دن میں تین مختلف مقامات پر کارروائی کرتے ہوئے غیر قانونی جوا اڈوں پر چھاپے مارے۔ ان کارروائیوں میں 'کلیان مٹکا' اور 'تیرٹ' نامی تاش کے جوا میں ملوث اور جوا چلانے والے مجموعی طور پر 21 افراد کے خلاف مہاراشٹر جوا انسداد قانون کے تحت تین الگ الگ مقدمات درج کیے گئے۔ پولیس نے ان کارروائیوں میں نقد رقم، 7 موٹر سائیکلیں، موبائل فون اور جوا کھیلنے کا سامان سمیت مجموعی طور پر 6 لاکھ 66 ہزار 150 روپے مالیت کا سامان ضبط کیا ہے۔

کلیان مٹکا اڈے پر پہلی کارروائی

3 ستمبر کو خفیہ اطلاع کی بنیاد پر ناندیڑ دیہی پولیس کے کرائم ڈٹیکشن اسکواڈ نے پنچوں کی موجودگی میں خودبی نگر چوراستہ، حبیبیہ کالونی کے سامنے اچانک چھاپہ مارا۔ پولیس کے مطابق موقع پر ناصر خان شمشیر خان، شیخ انصار شیخ امین، شیخ شکیل شیخ اسماعیل، واجد خان رمضان خان، محمد آصف اکبر محمد یوسف، واجد خان امیر خان، ماجد خان حامد خان، شیخ غوث شیخ حسن، عثمان احمد علی، محمد افروز محمد سبحان اور شیخ ضمیر عرف ابو سمیت 11 افراد 'کلیان' مٹکا جوا کھیلتے اور چلاتے ہوئے پائے گئے۔ ملزمان سے نقد رقم، مختلف کمپنیوں کے 5 موبائل فون اور مٹکا کے نمبرز درج شدہ پرچیاں ورجسٹر سمیت مجموعی طور پر 42 ہزار 200 روپے مالیت کا سامان ضبط کیا گیا۔ اس معاملے میں ناندیڑ دیہی پولیس اسٹیشن میں مقدمہ نمبر 1113/2026، دفعہ 12 (ا) مہاراشٹر جوا انسداد قانون کے تحت درج کیا گیا ہے۔

تیرٹ جوا اڈے پر دوسری کارروائی

3 ستمبر کو گشت کے دوران پولیس کو اطلاع ملی کہ گوپال چاوڑی، کینال روڈ کے قریب کھلی جگہ پر کچھ افراد 'تیرٹ' نامی تاش کا جوا کھیل رہے ہیں۔ اطلاع کے بعد ناندیڑ دیہی پولیس کے کرائم ڈٹیکشن اسکواڈ نے چھاپہ مار کر رقم کی شرط لگا کر جوا کھیلنے والے 4 افراد کو حراست میں لیا۔ ان میں شانتو آپا ویدا ناتھ آپا مٹھپتی، موہن سیتارام راٹھوڑ، آنندا ناگوراؤ ہینگنکر اور اشوک امباداس بنسوڑے شامل ہیں۔ پولیس نے ملزمان کے قبضے اور موقع سے 3 ہزار 650 روپے نقد، 52 ہزار روپے مالیت کے 4 موبائل فون اور 1 لاکھ 70 ہزار روپے مالیت کی 3 موٹر سائیکلیں ضبط کیں۔ مجموعی طور پر 2 لاکھ 25 ہزار 350 روپے مالیت کا سامان ضبط کیا گیا۔ اس معاملے میں ناندیڑ دیہی پولیس اسٹیشن میں مقدمہ نمبر 1114/2026، دفعہ 12 (ا) مہاراشٹر جوا انسداد قانون کے تحت درج کیا گیا ہے۔

تیرٹ جوا اڈے پر تیسری کارروائی

اسی روز شام کے وقت خفیہ اطلاع کی بنیاد پر پولیس نے گوپال چاوڑی کمان کے اندر، پانی کی ٹنکی کے قریب کھلی جگہ پر اچانک چھاپہ مارا۔ یہاں رقم کی شرط لگا کر 'تیرٹ' نامی جوا کھیلنے والے 6 افراد کو حراست میں لیا گیا۔ ان کی شناخت کرشنا دتہ ہینگنکر، گورک ناتھ چاندو گائیکواڑ، نام دیو تاناجی کوناپورے، یوگیش موہن راؤ ورنالے، جالندر ماروجی نپین واڑ اور سبھاش گووند دھسادے کے طور پر ہوئی ہے۔ پولیس نے ملزمان سے 11 ہزار 300 روپے نقد، 1 لاکھ 12 ہزار روپے مالیت کے 5 اینڈرائیڈ موبائل فون اور 2 لاکھ 75 ہزار روپے مالیت کی 4 موٹر سائیکلیں ضبط کیں۔ اس کارروائی میں مجموعی طور پر 3 لاکھ 98 ہزار 300 روپے مالیت کا سامان ضبط کیا گیا۔ اس معاملے میں ناندیڑ دیہی پولیس اسٹیشن میں مقدمہ نمبر 1115/2026، دفعہ 12 (ا) مہاراشٹر جوا انسداد قانون کے تحت درج کیا گیا ہے۔ یہ کارروائی پولیس سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر نیلاب روہن کے احکامات پر ایڈیشنل پولیس سپرنٹنڈنٹ سورج گوروا اور ناندیڑ دیہی پولیس اسٹیشن کے پولیس انسپکٹر اوم کانت چنچولکر کی رہنمائی میں انجام دی گئی۔ پولیس سب انسپکٹر بابوراؤ چوہان اور ان کی ٹیم کے پولیس اہلکار مانے، منڈے، ضمیر احمد، شنکر مانگے، شرل وار، جادھو، کاراموںگے، آصف اور کامبلے نے کارروائی میں اہم کردار ادا کیا۔ ناندیڑ ضلع پولیس کی جانب سے غیر قانونی جوا، مٹکا اور دیگر غیر قانونی سرگرمیوں کے خلاف مسلسل کارروائی کی جارہی ہے۔ پولیس نے شہریوں سے اپیل کی ہے کہ اگر ان کے علاقے میں ایسی غیر قانونی سرگرمیوں کی اطلاع ہو تو فوراً پولیس کو اطلاع دے کر تعاون کریں۔

'لاڈ کے مائی باپ یوجنا' پر فوری فیصلہ کریں، ورنہ بزرگ شہریوں کا دوبارہ سڑکوں پر اترنے کا انتباہ

ناندیڑ: (ورق تازہ نیوز) مہاراشٹر کے غریب، ضرورت مند، بے سہارا، بے گھر، بے دخل، قبائلی، کسان، زرعی مزدور، محنت کش، مزدور، بیوہ اور مطلقہ خواتین، نیز معذور اور بزرگ شہریوں کو باعزت زندگی گزارنے کے لیے 'لاڈ کے مائی باپ یوجنا' شروع کی جائے اور کم از کم اہل و مستحق بزرگ شہریوں کو ماہانہ 5 ہزار روپے وظیفہ دینے کا تاریخی اور انقلابی فیصلہ فوری طور پر کیا جائے۔ یہ مطالبہ فیسکام کے شمالی مراٹھواڑہ علاقائی شعبے کے صدر ڈاکٹر ہنس راج ویدیہ نے کیا ہے۔ انہوں نے خبردار کیا کہ اگر حکومت نے اس مطالبے کا فوری نوٹس نہیں لیا تو بزرگ شہری دوبارہ سڑکوں پر اتر کر احتجاج کریں گے اور ضرورت پڑنے پر بھوک ہڑتال سمیت کھانے پینے سے دستبرداری کی تحریک بھی چلائی جائے گی۔ اس مطالبے کے سلسلے میں شمالی مراٹھواڑہ علاقائی شعبہ فیسکام کی جانب سے 3 ستمبر 2026 کو ریاستی اور مرکزی حکومت کے مختلف ذمہ داران کو دوبارہ یاددہانی کا ای میل بھیجا گیا۔ ڈاکٹر ویدیہ کے مطابق یہ یاددہانی گورنر، وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس، دونوں نائب وزرائے اعلیٰ، سماجی انصاف کے وزیر، چیف سیکریٹری، سماجی انصاف محکمہ کے سکریٹری، اپوزیشن لیڈر کے علاوہ صدرِ جمہوریہ، وزیر اعظم، مرکزی وزیر سماجی انصاف، مملکتی وزیر اور مرکزی اپوزیشن لیڈر سمیت دیگر متعلقہ ذمہ داران کو بھیجی گئی ہے۔

بزرگ شہریوں کو مالی سہارا دینے کا مطالبہ

اس مطالبے کا مقصد غریب اور ضرورت مند بزرگ شہریوں کو دن میں دو وقت کا کھانا، دو وقت کی چائے اور ادویات کے اخراجات کے لیے ضروری مالی مدد فراہم کرنا ہے، تاکہ بڑھاپے میں ان کی زندگی دوسروں پر منحصر نہ رہے اور خاندان انہیں بوجھ محسوس نہ کرے۔ فیسکام کا کہنا ہے کہ بڑھتی ہوئی مہنگائی، علاج اور ادویات کے بڑھتے ہوئے اخراجات اور کئی بزرگ شہریوں کی محدود یا صفر آمدنی کے پیش نظر انہیں مستقل مالی مدد فراہم کرنا ضروری ہے۔ ڈاکٹر ویدیہ نے کہا کہ بعض بزرگ اور انتہائی معمر شہریوں کے لیے گھر میں بے بسی کی زندگی گزارنے کے سوا کوئی راستہ باقی نہیں رہ گیا ہے۔

کئی برسوں سے احتجاج، لیکن فیصلہ اب بھی زیرِ التوا

اس مطالبے کے لیے گزشتہ کئی برسوں سے شدید گرمی اور موسلا دھار بارش کے دوران ہزاروں بزرگ شہریوں نے خاموش مارچ، دھرنے، بھوک ہڑتال اور دیگر جمہوری طریقوں سے احتجاج کیا ہے۔ تاہم حکومت کی جانب سے اب تک کوئی ٹھوس فیصلہ نہ کیے جانے پر ڈاکٹر ویدیہ نے افسوس کا اظہار کیا۔

'لاڈ کی بہن' کی طرز پر 'لاڈ کے مائی باپ یوجنا' شروع کرنے کا مطالبہ

مطالبہ کیا گیا ہے کہ 'لاڈ کی بہن یوجنا' کی طرز پر 'لاڈ کے مائی باپ یوجنا' شروع کی جائے اور کم از کم اہل و مستحق بزرگ شہریوں کو ماہانہ 5 ہزار روپے وظیفہ دیا جائے۔ ڈاکٹر ویدیہ کے مطابق اس مسئلے پر گزشتہ تین اسمبلی اجلاسوں میں ناندیڑ جنوبی کے رکنِ اسمبلی آنند تڈکے پاٹل بونڈھارکر، بسما کے رکنِ اسمبلی راجو بھیا نواگھرے اور پربھنی کے رکنِ اسمبلی ڈاکٹر راہل پاٹل نے اسمبلی میں مؤثر انداز میں آواز اٹھا کر حکومت کی توجہ اس مسئلے کی جانب مبذول کرانے کی کوشش کی ہے۔

زیرِ التوا قانون پر بھی عمل درآمد کا مطالبہ

ڈاکٹر ویدیہ نے 15 جولائی 2025 کو پیش کیے گئے بزرگ شہریوں کو خدمات اور سہولیات فراہم کرنے سے متعلق بل نمبر 72 کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ حکومت نے قانون ساز اسمبلی میں گزٹ جنرل نمبر 87 کے ذریعے یقین دہانی کرائی تھی، اس کے باوجود اب تک متوقع آرڈیننس جاری نہیں کیا گیا اور نہ ہی مؤثر طور پر عمل درآمد شروع ہوا ہے۔

'کیا مہاراشٹر کے بزرگ شہری ہندوستان کے شہری نہیں؟'

ڈاکٹر ویدیہ نے سوال اٹھایا کہ ایک ملک، ایک آئین، یکساں قانون، مساوات، مرد وخواتین کی برابری اور بھائی چارے کے باوجود مہاراشٹر کے بزرگ شہریوں کے ساتھ امتیازی سلوک کیوں کیا جا رہا ہے؟ انہیں الگ سلوک اور الگ قانون کیوں؟ انہوں نے کہا کہ آندھرا پردیش، کرناٹک، تلنگانہ اور تمل ناڈو سمیت دیگر ریاستوں کی طرز پر مہاراشٹر کے اہل و مستحق بزرگ شہریوں کو بھی سماجی تحفظ فراہم کیا جانا چاہیے۔ بزرگ شہریوں کو مالی سہارا دینا محض امداد یا گرانٹ کا معاملہ نہیں، بلکہ یہ ان کے آئینی اور قانونی حقوق، خودداری، سماجی وقار اور باعزت زندگی گزارنے کے حق کا مسئلہ ہے۔

حکومت فوری فیصلہ کرے، ورنہ دوبارہ احتجاج

ڈاکٹر ہنس راج ویدیہ نے مطالبہ کیا کہ حکومت فوری طور پر 'لاڈ کے مائی باپ یوجنا' شروع کرے، کم از کم اہل و مستحق بزرگ شہریوں کے لیے ماہانہ 5 ہزار روپے وظیفہ منظور کرے اور زیر التوا فیصلوں پر عمل درآمد کیا جائے۔ انہوں نے واضح انتباہ دیا کہ اگر حکومت نے فوری فیصلہ نہیں کیا تو بزرگ شہریوں کو دوبارہ سڑکوں پر اترنا پڑے گا اور ضرورت پڑنے پر بھوک ہڑتال سمیت کھانے پینے سے دستبرداری کی تحریک بھی شروع کی جائے گی۔

باندرہ حادثہ معاملہ: کار چلانے والی خاتون کو سخت سزا دی جائے

ممبئی: باندرہ ویسٹ میں اتوار کے روز پیش آئے ایک کار حادثے میں 8 سالہ انش گپتا کی موت ہوگئی۔ یہ واقعہ انتہائی افسوسناک اور دل کو تکلیف پہنچانے والا ہے۔ پولیس اس حادثے کا سنجیدگی سے نوٹس لیتے ہوئے کار چلانے والی خاتون کے خلاف سخت کارروائی کرے۔ اس کے ساتھ ہی متاثرہ خاندان کو مالی مدد فراہم کی جائے اور اسے انصاف دلایا جائے۔ یہ مطالبہ ممبئی کانگریس کی صدر رکن پارلیمنٹ ورشا گائیکواڑ نے کیا ہے۔ ورشا گائیکواڑ نے متاثرہ گپتا خاندان سے ملاقات کرکے ان سے تعزیت کی اور ہر ممکن مدد فراہم کرنے کی یقین دہانی کرائی۔ اس واقعے پر بات کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ یہ واقعہ انتہائی سنگین اور دل کو جھنجھوڑ دینے والا ہے۔ ایک غریب خاندان کا اکلوتا بیٹا انش گپتا اس دنیا سے چلا گیا، جس کے باعث خاندان پر غم کا پہاڑ ٹوٹ پڑا ہے۔ اس مشکل گھڑی میں خاندان کو سہارا دینے اور انصاف دلانے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ معلوم ہوا ہے کہ پولیس نے اس حادثے کے معاملے میں مقدمہ درج کرلیا ہے، لیکن اس بات کو یقینی بنانا ضروری ہے کہ کار چلانے والی خاتون قانونی کارروائی سے بچ نہ سکے۔ حادثے کی ذمہ دار خاتون کو سخت سے سخت سزا ملنی چاہیے۔ ملزمہ کو قانونی موشگافیوں کا فائدہ نہیں ملنا چاہیے۔ وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس کو ذاتی طور پر اس معاملے میں توجہ دے کر متاثرہ خاندان کو انصاف دلانا چاہیے۔ رکن پارلیمنٹ نے کہا کہ بہت سے ڈرائیور یہ بھول جاتے ہیں کہ لاپروائی سے گاڑی چلانا کسی کی جان لے سکتا ہے۔ ایسے لاپرواہی سے گاڑی چلانے والوں کے اندر قانون کا خوف پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ ریاستی حکومت اور پولیس کو اس معاملے میں توجہ دینی چاہیے اور مناسب کارروائی کرنی چاہیے۔

گنے کی فصل پر 'پائیریلا' کیڑے کا بروقت تدارک کریں
ضلع سپرنٹنڈنٹ زرعی افسر دت کمار کلسائیت کی اپیل

ناندیڑ (ورق تازہ نیوز)، 4 ستمبر: گنے کی فصل کی نشوونما اور پیداوار کو متاثر کرنے والے رس چوسنے والے 'پائیریلا' یا پتوں کے ٹڈا کیڑے کے پھیلاؤ کا خدشہ ہے۔ اس کے پیش نظر کسانوں کو چوکس رہتے ہوئے فصل کا باقاعدگی سے معائنہ کرنا ضروری ہے۔ ضلع سپرنٹنڈنٹ زرعی افسر دت کمار کلسائیت نے کسانوں سے اپیل کی ہے کہ کیڑے کے ابتدائی آثار نظر آتے ہی کیمیائی ادویات کے چھڑکاؤ میں جلد بازی کرنے کے بجائے مربوط کیڑوں کے انتظام (IPM) کے طریقہ کار کو اپنائیں۔ پائیریلا کیڑے کے بچے اور بالغ کیڑے گنے کے پتوں کا رس چوستے ہیں، جس کے باعث پتے زرد پڑنے لگتے ہیں۔ اس کے علاوہ کیڑے کی وجہ سے پتوں پر جمع ہونے والے چپچپے مادے پر سیاہ پھپھوندی پیدا ہوتی ہے، جس سے ضیائی تالیف کا عمل متاثر ہوتا ہے اور گنے کی نشوونما و پیداوار میں کمی آسکتی ہے۔ کسان ہفتہ میں کم از کم ایک بار گنے کی فصل کا معائنہ کریں۔ خاص طور پر پتوں کی نچلی سطح پر پائیریلا کے بچے، بالغ کیڑے اور انڈوں کے گچھوں کی جانچ کی جائے۔ کھیت کی منڈیر کے ساتھ ساتھ گھنے اگے ہوئے گنے میں سب سے پہلے کیڑے کے حملے کا جائزہ لیا جائے۔ فصل میں ابتدائی علامات نظر آتے ہی ضروری تدارکی اقدامات کیے جائیں۔ پائیریلا کیڑے کی نگرانی کے لیے گنے کے اوپری حصے سے تقریباً 15 سینٹی میٹر کی اونچائی پر ہر 5 ایکڑ کے لیے ایک روشنی کا جال (Light Trap) لگایا جائے۔ اسے شام 6 بجے سے رات 10 بجے تک چلایا جائے۔ اس کے علاوہ کھیت کے مختلف مقامات سے 10 گنے کے پودوں کے 20 پتوں کا معائنہ کرکے بچوں، بالغ کیڑوں اور انڈوں کے گچھوں کی تعداد درج کی جائے۔ اگر فی پتہ 3 سے 5 بچے یا بالغ کیڑے، یا ایک انڈوں کا گچھا نظر آئے تو اسے معاشی نقصان کی سطح تصور کیا جائے۔ گنے کے کھیت کو یک جڑی بوٹیوں سے پاک رکھا جائے۔ گنے کے نیچے موجود خشک پتے (پچٹ) نکال کر تلف کیے جائیں، کیونکہ ان پر پائیریلا کے انڈے ہوسکتے ہیں۔ نائٹروجن کا ضرورت سے زیادہ استعمال نہ کریں اور فصل کو مناسب مقدار میں فاسفورس اور پوٹاش فراہم کریں۔ پتوں کی پچھلی جانب نظر آنے والے سفید روئی جیسے انڈوں کے گچھوں کو ہاتھ سے جمع کر کے تلف کیا جائے۔ ممکن ہو تو صبح کے وقت گنے کے پتوں کو ہلا کر بالغ کیڑوں اور بچوں کو نیچے گرا کر تلف کیا جائے۔ تیار گنے کی فصل کو بھی ممکنہ حد تک جلد کاٹ لیا جائے۔ پائیریلا کیڑے کے کنٹرول کے لیے اس کے قدرتی دشمن 'ایپریکینیا میلانولیوکا' کا استعمال کیا جائے۔ اگر کھیت میں ایپریکینیا موجود ہو تو کیمیائی کیڑے مار ادویات کا چھڑکاؤ نہ کیا جائے۔ ہر ایکڑ میں ایپریکینیا کے 4 ہزار سے 5 ہزار کوکون یا 4 سے 5 لاکھ انڈے چھوڑے جائیں۔ زیادہ پیراسائٹائزیشن والے کھیت سے ایپریکینیا جمع کر کے کم پیراسائٹائزیشن والے کھیت میں چھوڑا جائے۔ اس کے علاوہ شیلڈ بگز، لیس ونگ، سرفڈ مکھی اور مکڑی جیسے قدرتی دشمنوں کا تحفظ کیا جائے۔ قدرتی طور پر میٹارائیزیم اینیسو پلی نامی پھپھوندی سے متاثرہ پائیریلا کیڑوں کو بھی حیاتیاتی کنٹرول کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ ایسے متاثرہ بالغ کیڑوں کو جمع کر کے دیگر متاثرہ کھیتوں میں چھوڑا جائے۔ ایپریکینیا کے زندہ کوکون اور انڈوں کے گچھوں والے پتے اور زندہ کوکون والے پچٹ کو جلایا نہ جائے بلکہ انہیں پائیریلا سے متاثرہ کھیتوں میں چھوڑا جائے۔ اگر حیاتیاتی دشمن دستیاب نہ ہوں اور پائیریلا کیڑے کا حملہ معاشی نقصان کی سطح سے زیادہ ہو، تب ہی سفارش کے مطابق کیمیائی کیڑے مار ادویات کا استعمال کیا جائے۔ اس کے لیے کلورپائری فاس 20 فیصد ای سی، 1500 ملی لیٹر فی ہیکٹر کو 500 سے 1000 لیٹر پانی میں، یا ایسیفیٹ 50 فیصد + امیڈاکلوپرڈ 1.80 فیصد ایس پی، 2500 گرام فی ہیکٹر کو 500 لیٹر پانی میں ملا کر چھڑکاؤ کرنے کی سفارش کی گئی ہے۔ ضلع سپرنٹنڈنٹ زرعی افسر دت کمار کلسائیت نے کسانوں سے اپیل کی ہے کہ پائیریلا کیڑا نظر آتے ہی کیمیائی کیڑے مار ادویات کے چھڑکاؤ میں جلد بازی نہ کریں۔ پہلے فصل کا معائنہ کریں، انڈوں کے گچھوں اور متاثرہ پتوں کو تلف کریں، قدرتی دشمنوں کا تحفظ کریں اور حیاتیاتی تدارک کے طریقے اپنائیں۔ کیڑے کا حملہ شدید ہونے کی صورت میں ہی تجویز کردہ کیڑے مار ادویات کا استعمال کیا جائے۔ مزید معلومات کے لیے متعلقہ تعلقہ زرعی افسر کے دفتر سے رابطہ کیا جائے۔

ڈاکٹر محمد عبدالغفار مرحوم کی تعزیتی نشست کا اہتمام

ناندیڑ: (راست) مورخہ 2 ستمبر بروز بدھ بعد از دوپہر 4 بجے بمقام نیشنل آئی ٹی آئی، مال ٹیکڑی روڈ، ناندیڑ میں نیشنل ایجوکیشن سوسائٹی ناندیڑ کی جانب سے معروف سرجن ڈاکٹر محمد عبدالغفار مرحوم کے انتقال پر ایک تعزیتی نشست کا اہتمام کیا گیا۔ تعزیتی نشست کی صدارت سوسائٹی کے صدر ڈاکٹر محمد خورشید احمد نے کی۔ اس موقع پر ایڈووکیٹ محمد عبدالرحمن صدیقی، پروفیسر جلیل احمد، شفیع احمد قریشی اور صدر نشست ڈاکٹر محمد خورشید احمد نے اپنے تعزیتی کلمات میں ڈاکٹر محمد عبدالغفار مرحوم کے انتقال پر گہرے رنج وغم کا اظہار کرتے ہوئے مرحوم کی مغفرت، بلندئ درجات اور پسماندگان کے لیے صبر جمیل کی دعا کی۔ نشست کے اختتام پر نیشنل آئی ٹی آئی کے پرنسپل شیخ رفیق صاحب نے تمام شرکاء کا شکریہ ادا کیا۔ بعد ازاں مرحوم کے ایصال ثواب کے لیے قرآن خوانی کا بھی اہتمام کیا گیا۔ اس تعزیتی نشست میں نیشنل ایجوکیشن سوسائٹی کے ذمہ داران، نیشنل آئی ٹی آئی کے اساتذہ وطلبہ کے علاوہ شہر کی معزز شخصیات نے شرکت کی، جن میں عبدالقدیر صاحب، سابق صدرِ مدرس، حسن زماں خان، محمد عبدالوہاج صاحب اور ظفر علی خان سمیت دیگر حضرات شامل تھے۔ خصوصی طور پر ڈاکٹر محمد عبدالغفار مرحوم کے دونوں فرزندان نے بھی شرکت کی۔

''نیو زینت جویلرس'' کا شاندار افتتاح

ناندیڑ: 4 ستمبر (نامہ نگار) ناندیڑ شہر کے معروف صرافہ بازار، باغبان گلی، صرافہ نمبر 2 میں آج بعد نمازِ جمعہ ''نیو زینت جویلرس'' کی دوسری نئی برانچ کا شاندار افتتاح الحاج محمد جاوید صاحب کے ہاتھوں عمل میں آیا۔ جس کے بعد کاروبار میں ترقی، برکت اور کامیابی کے لیے خصوصی دعا کی گئی۔ افتتاحی تقریب میں شہر کے معززین، صرافہ بازار سے وابستہ تاجرین، سماجی شخصیات اور شہریوں نے شرکت کی۔ افتتاح کے موقع پر ''نیو زینت جویلرس'' کے ذمہ داران کی جانب سے آنے والے مہمانوں کا پرتپاک استقبال کیا گیا۔ نئی برانچ کے قیام سے صرافہ بازار میں زیورات کے شوقین افراد کے لیے مزید ایک بہتر اور قابلِ اعتماد خریداری کا موقع فراہم ہوا ہے۔ دکان میں گاہکوں کی پسند اور جدید فیشن کو مدنظر رکھتے ہوئے مختلف اقسام کے خوبصورت زیورات کے ڈیزائن پیش کیے گئے ہیں۔ ''نیو زینت جویلرس'' میں بالخصوص عربی ڈیزائن، ترکی ڈیزائن کے علاوہ مختلف جدید اور خوبصورت ڈیزائن کے زیورات دستیاب ہیں۔ مختلف ذوق اور پسند رکھنے والے گاہکوں کے لیے زیورات کے متنوع ڈیزائن رکھے گئے ہیں، تاکہ خواتین اور دیگر خریدار اپنی پسند کے مطابق زیورات کا انتخاب کرسکیں۔ افتتاحی تقریب میں الحاج محمد جاوید صاحب، الحاج محمد عبدالماجد صاحب، الحاج محمد عبدالساجد صاحب، عبدالرحمن، قاضی محمد جاوید صاحب، بابو کھوکے والے، منا بھائی کھوکے والے کے علاوہ صرافہ بازار سے وابستہ دیگر معززین، تاجرین اور شہریان موجود تھے۔ اس موقع پر شرکاء نے ''نیو زینت جویلرس'' کی نئی برانچ کے افتتاح پر ذمہ داران کو مبارکباد پیش کی اور کاروبار میں مزید ترقی و کامیابی کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کیا۔

اعلانِ عام

تمام عوام کو اس اعلانِ عام کے ذریعے مطلع کیا جاتا ہے کہ میرے موکل ابوسعید ولد مسعود چاؤس، ساکن عرب گلی، دربار مسجد کے قریب، ناندیڑ کی جانب سے فراہم کردہ معلومات اور حاصل شدہ اختیار کے تحت یہ اعلانِ عام شائع کیا جارہا ہے۔ یہ کہ میرے موکل اور انہیں مختار نامہ دینے والے افراد، افسر ولد مسعود چاؤس، خالد ولد مسعود چاؤس، فیصل ولد مسعود چاؤس اور رضوانہ بیگم زوجہ رؤف خان، تمام ساکنان عرب گلی، دربار مسجد کے قریب، ناندیڑ، کی زمین سروے نمبر 17/3، واقع موضع برہمن پوری، تعلقہ وضلع ناندیڑ، رقبہ 3 ایکڑ 31 گنٹھے، میں قانونی حصہ داری ہے۔
یہ کہ مذکورہ جائیداد کے سلسلے میں ناندیڑ کی ضلعی عدالت میں غوثیہ بیگم زوجہ شیخ عبدالرحمن اور فاطمہ بیگم زوجہ مرزا عبدالرحمن بیگ کے درمیان تنازع زیرِ سماعت ہے۔ مذکورہ آر۔سی۔اے نمبر 193/2015 دیوانی اپیل میں میرے موکلین نے انہیں فریق بنائے جانے کے لیے درخواست داخل کی تھی۔ مذکورہ درخواست پر صادر حکم کے خلاف میرے موکلین معزز ہائی کورٹ، ممبئی بینچ، چھترپتی سمبھاجی نگر میں چیلنج کرنے والے ہیں۔ یہ کہ میرے موکلین کو معلوم ہوا ہے کہ مذکورہ غوثیہ بیگم زوجہ شیخ عبدالرحمن اور فاطمہ بیگم زوجہ مرزا عبدالرحمن بیگ، ہم شریک حصص داروں کو ہمارا حصہ نہ ملنے دینے اور ہمارے قانونی حقوق کو نظرانداز کرنے کی غرض سے مذکورہ زمین کو غیر قانونی طور پر کسی تیسرے شخص کے حق میں منتقل کرنے کی کوشش کر رہی ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ مذکورہ زمین میرے موکل فیصل ولد مسعود چاؤس کے قبضے اور استعمال میں ہے۔ اس کے باوجود مذکورہ افراد زمین پر آکر تیسرے فریق کے افراد کو زمین منتقل کرنے کے مقصد سے زمین دکھا رہے ہیں اور تنازع پیدا کر رہے ہیں۔ لہٰذا تمام عوام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ مذکورہ افراد کے ساتھ مذکورہ زمین کے سلسلے میں کسی بھی قسم کا لین دین یا معاملہ نہ کریں۔ اگر کوئی شخص ایسا معاملہ کرتا ہے تو مذکورہ زمین میں اس کا کوئی حق قائم نہیں ہوگا۔ اس کے علاوہ ان کی جانب سے کیا جانے والا کوئی بھی غیر قانونی لین دین میرے موکلین پر لازم یا قابلِ قبول نہیں ہوگا، اس بات کا خاص خیال رکھا جائے۔ مذکورہ اطلاع عوام کے علم میں لانے کے لیے یہ اعلانِ عام شائع کیا جارہا ہے۔

فریق: ابوسعید ولد مسعود چاؤس۔
ساکن عرب گلی، دربار مسجد کے قریب
ناندیڑ موبائل نمبر: 9028910690
المشتہر: ایڈووکیٹ شری پاد دلیپ مناٹھکر
ناندیڑ۔ موبائل نمبر: 9422416627

پرنٹر، پبلیشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس، اسماعیل مارکیٹ، چوک بازار ناندیڑ 431604 سے طبع کر کے 229-6-4، بڑی درگاہ، گاڑی پورہ ناندیڑ 431604 سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: محمد نقی *(پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)
Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui
POSTAL RGN.NO.NND/303/2024-2026 Mobile 8055362952-9325610858 Office:Near Masjid-e- Osman Gani Mohammadia colony, Mal Tekdi Road,NANDED - کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی